Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 62

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian
www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 35

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

14 شوال 1434 ہجری قمری 29 ظہور 1392 ہش 29 / اگست 2013ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا في عمره وامره.

جنہوں نے اپنے رب کی رضا کی طلب میں ثابت قدمی سے کام لیا ہے اور نماز کو عمدگی سے ادا کیا ہے اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے چھپ کر اور ظاہر خرچ کیا ہے اور بدی کو نیکی کے ذریعہ سے دور کرتے ہیں انہی کیلئے اس گھر کا (بہترین) انجام ہے

ارشاد باری تعالیٰ

وَلَنَبۡلُوَنَّکُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَالۡجُوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ ○ الَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَصَابَتۡہُمۡ مُّصِیۡبَۃٌ ۙ قَالُوۡۤا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ ○ اُولٰٓئِکَ عَلَیۡہِمۡ صَلَوٰتٌ مِّنۡ رَّبِّہِمۡ وَرَحۡمَۃٌ ۟ وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُہۡتَدُوۡنَ ○ (سورۃ البقرہ ۱۵۸-۱۵۶)

ترجمہ ”اور ہم تمہیں کسی قدر خوف اور بھوک (سے) اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی (کے ذریعہ) سے ضرور آزمائیں گے اور (اے رسول!) تو (ان) صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنادے۔جن پر جب (بھی) کوئی مصیبت آئے (گھبراتے نہیں بلکہ یہ) کہتے ہیں کہ ہم (تو) اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے برکتیں (نازل ہوتی) ہیں اور رحمت (بھی) اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں“۔

وَالَّذِیۡنَ صَبَرُوا ابۡتِغَآءَ وَجۡہِ رَبِّہِمۡ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنۡفَقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً وَّیَدۡرَءُوۡنَ بِالۡحَسَنَۃِ السَّیِّئَۃَ اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ عُقۡبَی الدَّارِ ○ جَنّٰتُ عَدۡنٍ یَّدۡخُلُوۡنَہَا وَمَنۡ صَلَحَ مِنۡ اٰبَآئِہِمۡ وَاَزۡوَاجِہِمۡ وَذُرِّیّٰتِہِمۡ وَالۡمَلٰٓئِکَۃُ یَدۡخُلُوۡنَ عَلَیۡہِمۡ مِّنۡ کُلِّ بَابٍ ○ سَلٰمٌ عَلَیۡکُمۡ بِمَا صَبَرۡتُمۡ فَنِعۡمَ عُقۡبَی الدَّارِ ○ (سورۃ الرعد: ۲۳-۲۵)

ترجمہ ”اور جنہوں نے اپنے رب کی رضا کی طلب میں ثابت قدمی سے کام لیا ہے اور نماز کو عمدگی سے ادا کیا ہے اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے چھپ کر (بھی) اور ظاہر (بھی ہماری راہ میں) خرچ کیا ہے اور (جو) بدی کو نیکی کے ذریعہ سے دور کرتے (رہتے) ہیں انہی کیلئے اس گھر کا (بہترین) انجام (مقدر) ہے۔یعنی مستقل رہائش کے باغات۔جن میں وہ (خود بھی) داخل ہوں گے اور ان کے بڑوں اور بیویوں اور ان کی نسلوں میں سے بھی (وہ لوگ) جنہوں نے نیکی اختیار کی ہوگی (اس میں داخل ہوں گے) اور فرشتے ہر دروازے سے ان کے پاس آئیں گے (اور کہیں گے) تمہارے لئے سلامتی ہے کیونکہ تم ثابت قدم رہے پس (اب دیکھو کہ تمہارے لئے) اس گھر کا کیا ہی اچھا انجام ہے“۔

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ ○ (سورۃ البقرۃ: ۱۵۴)

ترجمہ ”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو صبر اور دعا کے ذریعہ سے (اللہ کی) مدد مانگو۔اللہ یقیناً صابروں کے ساتھ (ہوتا) ہے“

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......”حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کا تمام معاملہ خیر پر مشتمل ہے اور یہ مقام صرف مومن کو حاصل ہے اسے کوئی خوشی پہنچتی ہے تو یہ اس پر شکر بجالاتا ہے، الحمدللہ پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے تو یہ امر اس کیلئے خیر کا موجب ہوتا ہے اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو یہ صبر کرتا ہے تو یہ امر بھی اس کے لئے خیر کا موجب بن جاتا ہے۔“ (مسلم کتاب الزھد باب المؤمن امرہ کلّہ خیر)

☆......”حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہنے والا قطرہ خون اور رات کے وقت تہجد میں خشیت باری تعالیٰ کے نتیجے میں آنکھ سے ٹپکنے والے قطرے سے زیادہ کوئی قطرہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں اور نہ ہی اللہ کو کوئی گھونٹ غم کے اس گھونٹ سے زیادہ پسند ہے جو انسان صبر کرکے پیتا ہے اور اس طرح اللہ کو غصے کے گھونٹ سے زیادہ کوئی گھونٹ پسند نہیں جو غصہ دبانے کے نتیجہ میں وہ پیتا ہے“۔ (منصف ابن ابی شیبۃ جلد ۷ صفحہ ۸۸)

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

”ہماری جماعت کیلئے بھی اسی قسم کی مشکلات ہیں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت مسلمانوں کو پیش آئے تھے چنانچہ نئی اور سب سے پہلی مصیبت تو یہی ہے کہ جب کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہوتا ہے تو معاً دوست، رشتہ دار اور برادری الگ ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات ماں باپ اور بھائی بہن بھی دشمن ہو جاتے ہیں۔السلام علیکم تک کے روادار نہیں رہتے اور جنازہ پڑھنا نہیں چاہتے۔اس قسم کی بہت سی مشکلات پیش آتی ہیں۔میں جانتا ہوں کہ بعض کمزور طبیعت کے آدمی بھی ہوتے ہیں اور ایسی مشکلات پر وہ گھبرا جاتے ہیں لیکن یاد رکھو کہ اس قسم کی مشکلات کا آنا ضروری ہے تم انبیاء و رسل سے زیادہ نہیں ہو۔ان پر اس قسم کی مشکلات اور مصائب آئے اور یہ اسی لئے آتی ہیں کہ خدا تعالیٰ پر ایمان قوی ہو اور پاک تبدیلی کا موقع ملے۔دعاؤں میں لگے رہو۔پس یہ ضروری ہے کہ تم انبیاء و رسل کی پیروی کرو اور صبر کے طریق کو اختیار کرو۔تمہارا کچھ بھی نقصان نہیں ہوتا۔وہ دوست جو تمہیں قبول حق کی وجہ سے چھوڑتا ہے وہ سچا دوست نہیں ہے۔ورنہ چاہئے تھا کہ تمہارے ساتھ ہوتا۔تمہیں چاہئے کہ وہ لوگ جو محض اس وجہ سے تمہیں چھوڑتے اور تم سے الگ ہوتے ہیں کہ تم نے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں شمولیت اختیار کرلی ہے ان سے دنگہ یا فساد مت کرو بلکہ ان کیلئے غائبانہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی وہ بصیرت اور معرفت عطا کرے جو اس نے اپنے فضل سے تمہیں دی ہے۔تم اپنے پاک نمونہ اور عمدہ چال چلن سے ثابت کرکے دکھاؤ کہ تم نے اچھی راہ اختیار کی ہے۔دیکھو میں اس امر کیلئے مامور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں کہ ہر قسم کے فساد اور ہنگامہ کی جگہوں سے بچتے رہو اور گالیاں سن کر بھی صبر کرو۔بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ اور نرمی سے جواب دو۔بارہا ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص بڑے جوش سے مخالفت کرتا ہے اور مخالفت میں وہ طریق اختیار کرتا ہے جو مفسدانہ طریق ہو جس سے سننے والوں میں اشتعال کی تحریک ہو لیکن جب سامنے سے نرم جواب ملتا ہے اور گالیوں کا مقابلہ نہیں کیا جاتا تو خود اسے شرم آجاتی ہے اور وہ اپنی حرکت پر نادم اور پشیمان ہونے لگتا ہے۔میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے۔صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کر لیتا ہے۔

یقیناً یاد رکھو کہ مجھے بہت ہی رنج ہوتا ہے جب میں یہ سنتا ہوں کہ فلاں شخص اس جماعت کا ہو کر کسی سے لڑا ہے۔ اس طریق کو میں ہرگز پسند نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ بھی نہیں چاہتا کہ وہ جماعت جو دُنیا میں ایک نمونہ ٹھہرے گی وہ ایسی راہ اختیار کرے جو تقویٰ کی راہ نہیں ہے بلکہ میں تمہیں یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ یہاں تک اس امر کی تائید کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص اس جماعت میں ہو کر صبر اور برداشت سے کام نہیں لیتا تو وہ یاد رکھے کہ وہ اس جماعت میں داخل نہیں ہے“۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 156-157 ایڈیشن 2003)

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه

اداریہ

احمدیہ مسلم جماعت کا خصوصی امتیاز اور ہمارا فرض

گزشتہ ہفتہ ہم یہ کہہ چکے ہیں کہ احمدیہ مسلم جماعت کی بنیاد سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے قرآن مجید اور احادیث نبوی کی پیشگوئیوں کے مطابق ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو رکھی۔ آپؑ کی وفات کے بعد نظام خلافت کا اجراء اللہ تعالیٰ نے ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو فرمایا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق صحابہ رضوان اللہ علیھم نے جس طرح خلافت کو فوراً قبول کیا اور خلیفہ کی بیعت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھا، آج بھی مسلمانوں کو اُسی سنت پر عمل کرتے ہوئے خلیفہ برحق کی بیعت کرنی چاہیئے۔

آج اس امر پر گفتگو کرنا مقصود ہے کہ جن احباب نے موعود خلیفہ کی بیعت کی ہے اور سبھی جماعت میں شامل ہوئے ہیں ان کے کیا فرائض ہیں اور کون کون سی ذمہ داریاں ہیں جو بیعت کے بعد جوا اُن پر عائد ہوتی ہیں۔

قارئین! یہ بات بالکل صحیح اور درست ہے کہ جماعت احمدیہ خالصۃً ایک دینی اور مذہبی جماعت ہے لیکن اس میں اور روئے زمین کی دوسری مذہبی جماعتوں میں ایک بنیادی فرق ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ عام عرفی معنوں کے لحاظ سے ہی ایک مذہبی جماعت نہیں ہے بلکہ یہ خدا تعالیٰ کے ایک مامور کی قائم کردہ جماعت ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ کوئی معمولی فرق نہیں ہے۔ بلکہ ایک بہت بڑا اور عظیم فرق ہے۔ ہر بیعت کنندہ اگر اس بنیادی فرق کی نوعیت اور اس کی اہمیت کو پورے طور پر سمجھ لے اور اس کے جملہ تقاضوں سے آگاہ ہو جائے تو اپنے فرائض کی بجا آوری اس کے لئے چنداں مشکل نہ ہوگی۔ اسی فرق کے صحیح اور کامل احساس کو سمجھنے سے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور آپؑ کے ذریعہ احیائے اسلام کیلئے کئے جانے والے عظیم الشان کاموں کی عظمت کا حقیقی ادراک ہمیں حاصل ہوگا۔

یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار ہمیں اس امر کی توجہ دلائی ہے کہ ہم اس فرق کو کبھی اپنی آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دیں اور کسی حال میں بھی اسے فراموش نہ کریں۔ سیدنا حضور اقدس علیہ السلام نے اپنی تصانیف اشتہارات، تقاریر اور ملفوظات میں جہاں کہیں بھی اپنی جماعت کو نصائح فرمائی ہیں وہاں اس امر پر خاص زور دیا ہے کہ تم ایک مامور کی جماعت ہو۔ اس لحاظ سے تم پر دیگر جماعتوں اور افراد کی نسبت ایک بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوئی ہے۔ چنانچہ حضورؑ ایک موقع پر فرماتے ہیں:

’’ہماری جماعت کیلئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے خصوصاً اِس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلہ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے۔‘‘ (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

یہ احساس کہ ہم ایک مامور کی قائم کردہ جماعت ہیں انتہائی ضروری اور اہمیت کا حامل ہے۔ یہ احساس ہی وہ بنیاد ہے جس پر جماعت قائم ہے۔ اور اس پر ہی تا قیامت قائم رہے گی۔ اس کے افراد جو بھی اس احساس سے عاری ہوں گے وہ جلد یا بدیر اس سے الگ کئے جائیں گے اور خشک ٹہنیوں کی مانند اس سے کاٹے جائیں گے۔ یہی مشیت ایزدی ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں۔

’’میں نہیں چاہتا کہ اس نیک جماعت میں کبھی کوئی ایسا آدمی مل کر رہے جس کے حالات مشتبہ ہوں یا جس کے چال چلن پر کسی قسم کا اعتراض ہو سکے یا اس کی طبیعت میں کسی قسم کی مفسدہ پردازی ہو یا کسی اور قسم کی ناپاکی اس میں پائی جائے۔ لہٰذا ہم پر واجب اور فرض ہوگا کہ اگر ہم کسی کی نسبت کوئی شکایت سنیں گے کہ وہ خدا تعالیٰ کے فرائض کو عموماً ضائع کرتا ہے یا کسی ٹھٹھے اور بے ہودگی کی مجلس میں بیٹھتا ہے یا کسی اور قسم کی بدچلنی اس میں ہے تو وہ فی الفور اپنی جماعت سے الگ کر دیا جائے گا اور پھر وہ ہمارے ساتھ اور ہمارے دوستوں کے ساتھ نہیں رہ سکے گا۔‘‘ (اشتہار ۲۰ مئی ۱۸۹۸)

یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس موعود اقوام عالم مامور کی جماعت کو محض اس لئے نہیں قائم کیا کہ اس کے سلسلہ بیعت میں شامل ہونے والے اپنے نفسوں کی اصلاح کر کے خود راستباز انسان بنیں بلکہ اِس جماعت کے قیام کی اُس کی غرض یہ ہے کہ یہ جماعت مامورِ موعود کی جماعت ہونے کی حیثیت میں نہ صرف خود نیکی اور تقویٰ کی راہ عمدگی سے اختیار کرے بلکہ اپنے پاک اور بے عیب نمونہ سے تمام بنی نوع انسان کو ہدایت کی راہ پر گامزن کرنے کا موجب بنے اور اِس طرح کل جہان کیلئے نجات کا ذریعہ بنے۔ چنانچہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ جماعت کے اس منصب پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنادے کہ تم تمام دنیا کیلئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنصیبی کا نمونہ ہے۔ جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے۔‘‘

(اشتہار ۲۹ مئی ۱۸۹۸ء)

اسی طرح ایک اور موقع پر فرمایا:

’’میں تم کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ تم جو میرے ساتھ ایک سچا تعلق پیدا کرتے ہو اِس سے یہی غرض ہے کہ تم اپنے اخلاق اور عادات میں ایک نمایاں تبدیلی کرو جو دوسروں کیلئے ہدایت اور سعادت کا موجب ہو۔‘‘

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۱ء)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نصائح اور خواہش کو ہم تبھی پورا کرنے والے بن سکتے ہیں جب ہم اپنے خصوصی امتیاز کو ہمیشہ اپنے مدنظر رکھیں کہ ہم ایک مامور کی قائم کردہ جماعت کے ممبر ہیں پھر اس خصوصی امتیاز کے مطابق اپنے عملوں کو اسلامی تعلیم کا اعلیٰ نمونہ بنائیں جو دوسروں کیلئے ہدایت کا موجب ہوں نہ کہ خدانخواستہ ٹھوکر کا موجب۔ ہم میں اور دیگر جماعتوں میں یہی وہ بنیادی فرق ہے جس نے ہمیں ایک خصوصی امتیاز عطا کیا ہے۔ لیکن یہ امتیاز ہم پر زائد ذمہ داری بھی عائد کرتا ہے کہ ہم اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والے ہوں۔ ہم کبھی سست نہ ہوں۔ ہم سے کوئی ایسا فعل نہ سرزد ہو جو کسی کیلئے ٹھوکر کا موجب بن سکتا ہے۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بار بار ہر احمدی کو اس کی ذمہ داریوں اور فرائض کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ خطبہ جمعہ ۸ اگست ۲۰۱۳ میں سیدنا حضور انور نے احباب جماعت کو عہد کی پابندی کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

’’سب سے بڑا عہد جو اللہ تعالیٰ سے ایک مؤمن کا ہے، ایک احمدی کا ہے، وہ عہدِ بیعت ہے۔ اگر اس عہد کی حقیقت کو ہم سمجھ لیں تو خود بخود تمام احکام پر عمل اور نیکیاں کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو جائے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شرائطِ بیعت میں جو عہد لیا ہے، اُس میں اس طرح جامع طور پر ہمیں پابند کیا ہے کہ اگر ہم انہیں وقتاً فوقتاً دہراتے رہیں تو احمدی معاشرہ تمام برائیوں سے پاک ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم ہمیشہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توقعات اور خلفائے کرام کی نصائح پر عمل کرنے والی جماعت بنیں۔ ہم میں سے ہر شخص اپنے مقام و مرتبہ کو پہچاننے والا ہو۔ اور اُس کا عمل اسلام احمدیت کی حقیقی تصویر ہو۔ (آمین)

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

ارشاد
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس زمانے میں دُعا کا ہتھیار ہی اہم ہتھیار ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ ۲۳ دسمبر ۲۰۱۲ میں بیان فرماتے ہیں۔

’پس اس زمانے میں دعا کا ہتھیار ہی اہم ہتھیار ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیا گیا ہے اور یہ دعا ہی کا ہتھیار ہے جس سے لیکھرام بھی اپنے انجام کو پہنچا تھا، جس سے ڈوئی کا بد انجام بھی دنیا نے دیکھا تھا۔ جس سے ہر مخالف جو آپ کی مخالفت میں انتہا کو پہنچا ذلت و رسوائی کا مورد بنا تھا۔ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کا دعویٰ کرنے والوں کا مقابلہ بھی دعاؤں سے ہی کیا گیا تھا اور پھر ان کے دعوے دھرے کے دھرے رہ گئے۔ احمدیت کے ہاتھوں میں کشکول پکڑوانے والوں اور احمدیت کو کینسر کہہ کر ختم کرنے والوں کا مقابلہ بھی دعاؤں سے ہی ہوا تھا اور ان کے نام و نشان مٹ گئے۔ آج بھی انشاء اللہ تعالیٰ مخالفتوں کی آندھیاں ان دعاؤں کی وجہ سے ہی مخالفین پر الٹیں گی۔ اور دنیا دیکھے گی کہ کس طرح احمدیت فتوحات کی نئی منزلیں طے کرتی ہے۔ پس آج بھی ہمارا کام ہے کہ دعاؤں کی طرف ایک خاص توجہ اور رغبت پیدا کریں۔

(اخبار الفضل انٹرنیشنل 24 دسمبر 2012)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمارے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

خطبہ جمعہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے جلسہ سالانہ کے مقاصد عالیہ کا تذکرہ اور احباب جماعت کو اہم نصائح۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت جرمنی ہر سال چار پانچ مساجد بنا رہی ہے اور مجھے ان کے افتتاح کا موقع بھی ملتا ہے اور تقریباً ہر جگہ میں یہی کہتا ہوں کہ اس مسجد کے بننے کے بعد اس مسجد کے علاقے میں رہنے والے احمدیوں کی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ صرف مسجد بنا کر اُس میں نمازیں پڑھنے کے لیے آجانا کوئی کمال نہیں ہے، چاہے پانچ نمازوں پر ہی آپ مسجد میں آرہے ہوں۔

اصل چیز یہ ہے کہ اس مسجد سے آپس کے تعلقات میں بھی مضبوطی پیدا ہو اور ان علاقوں کے لوگوں میں بھی اسلام کی خوبصورت تصویر ہر احمدی کے عمل سے ظاہر ہو رہی ہو۔

(خطبہ جمعہ سے جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کا افتتاح۔ جماعت احمدیہ امریکہ اور کبابیر کے جلسوں کا آغاز بھی آج سے ہی ہو رہا ہے۔)

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 28 جون 2013ء بمطابق 28 احسان 1392 ہجری شمسی بمقام جلسہ گاہ۔ کالسروئے، جرمنی

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 26 جولائی 2013 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○

صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کو آج سے اپنے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی توفیق مل رہی ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ تین دن تک جاری رہے گا۔ دنیا کے بعض اور ممالک خاص طور پر امریکہ اور کبابیر وغیرہ کے بھی جلسے ان دنوں میں ہو رہے ہیں۔ کیونکہ ان کے امراء نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ انہی دنوں میں ہمارا بھی جلسہ ہو رہا ہے، اس لئے ہمارا بھی ذکر کر دیا جائے۔ اس وقت امریکہ میں تو بہت صبح ہو گی۔ کبابیر میں بھی جمعہ کا وقت شاید گزر چکا ہو۔ امریکہ کا جمعہ تو اس وقت شاید پانچ یا چھ گھنٹے کے بعد شروع ہو گا۔ تاہم آخری دن یعنی اتوار کو اُن کا اختتام کا وقت بھی تقریباً یہی ہے جب یہاں انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ کا اختتام ہو رہا ہو گا۔ تو اس لحاظ سے وہ بھی جلسہ کے اختتامی خطاب اور دعا میں شامل ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ایک ہی دنوں میں مختلف ممالک کے جلسوں کا انعقاد اس لحاظ سے فائدہ مند بھی ہو جاتا ہے کہ لائیو (Live) خطبات سے مختلف ممالک کے لوگ جو اپنے ملکوں کے جلسوں کے لئے جمع ہوتے ہیں، استفادہ کر لیتے ہیں، ان میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اور جماعت کی ایک بڑی تعداد تک خلیفۂ وقت کی بات پہنچ جاتی ہے۔ بیشک دنیا میں جماعت کا ایک خاصہ حصہ جلسوں کے لائیو پروگرام کو سنتا ہے۔ لیکن پھر بھی میرے اندازے کے مطابق ایک بہت بڑی تعداد ہے جو نہیں سن رہی ہوتی۔ پس جیسا کہ مَیں نے کہا امریکہ والے یا بعض اور جگہوں کے احمدی جن کے ہاں ان دنوں میں جلسے ہو رہے ہیں، آخری دن کے جلسے میں شامل ہو جائیں گے، لیکن آج جمعہ پر بھی بہت سوں کی توجہ ہو گی۔ بیشک اُن ممالک کے وقت سے مطابقت نہیں رکھتا لیکن کیونکہ جلسہ کی نیت سے اکثر لوگ آئے ہوتے ہیں، بلکہ جلسہ میں شامل ہی جلسے کی نیت سے ہوتے ہیں، اس لئے اپنے اپنے وقتوں کے مطابق جہاں بھی ہوں، خطبہ یا تقریریں سن لیتے ہیں۔ یعنی عام حالات کی نسبت زیادہ بڑی تعداد یہ سن لیتی ہے۔

آج کے خطبہ میں مَیں جلسہ سالانہ کے حوالے سے جلسہ کے مقاصد کے بارے میں یاددہانی کروانا چاہتا ہوں۔ یعنی وہ مقاصد جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسے کے بیان فرمائے ہیں۔ یاددہانی کی ضرورت رہتی ہے تاکہ جلسے کے دنوں میں خاص توجہ رہے اور بعد میں بھی ان باتوں کو اپنے اندر جذب کرنے کی صلاحیت کے مطابق ان کا اظہار ہر احمدی کے عمل سے ہوتا رہے۔ اس بات کا انحصار بھی انسان کی اپنی توجہ پر ہے کہ کتنی دیر توجہ قائم رہتی ہے۔ آجکل کیونکہ دنیا کے دوسرے کاموں اور بکھیڑوں میں بھی انسان پڑا ہوا ہے اس لئے اکثر دنیاداری غالب آجاتی ہے جس سے فرائض اور نوافل کی ادائیگی میں سستی پیدا ہو جاتی ہے۔ جلسوں میں شامل ہونے کے بعد بعض احمدی مجھے لکھتے ہیں کہ جلسے کے تین دنوں میں ہماری کایا پلٹ گئی ہے۔ یہ تین دن تو یوں گزرے جیسے ہم کسی اَور ہی دنیا میں تھے۔ ایک خاص روحانی ماحول تھا۔ دعا کریں کہ بعد میں بھی یہ حالت قائم رہے۔ تو بہرحال یہ حالت ہے جو جلسے کے دنوں میں غالب ہوتی ہے اور اس کا اثر ہر شامل ہونے والے پر ہوتا ہے۔ اور ہر ایک کی ایمانی حالت کے مطابق یہ اثر رہتا ہے۔ بعض تو جلسہ کے فوراً بعد یہ بھول جائیں گے اور بھول جاتے ہیں کہ جلسے کی تقریریں سننے کے دوران ہم نے اپنے آپ سے کیا کیا عہد کئے تھے۔ اپنے خدا سے عہد کئے تھے کہ ان نیکیوں کو جاری رکھیں گے۔ بعض چند دن اس اثر کو قائم رکھیں گے۔ بعض چند ہفتے اور بہت سے ایسے بھی ہیں جو چند مہینے تک یہ اثر قائم رکھیں گے۔ یہ حقائق ہیں جن سے ہم آنکھیں نہیں پھیر سکتے۔ اور چند ایک ایسے بھی ہوتے ہیں جن پر اس نیک ماحول کا اثر سالوں رہتا ہے۔ پس اکثریت کیونکہ تھوڑا عرصہ اثر رکھتی ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے بار بار نصیحت کرنے کا بھی فرمایا ہے۔ بار بار ایسے ماحول کے پیدا کرنے کا کہا ہے جو مومنوں کو نیکیوں کی طرف توجہ دلاتا رہے۔ اُن کے فرائض کی طرف توجہ دلاتا رہے۔ اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا رہے۔ اُن کو اپنے عملوں کی خودنگرانی کرنے کی طرف توجہ دلاتا رہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسوں کا اجراء فرما کر ہم پر بہت بڑا احسان فرمایا ہے کہ جس سے ہمیں اپنی اصلاح کا اور روحانی غذا کے حصول کا ایک اجتماعی موقع مل جاتا ہے۔ اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کی ادائیگی کی طرف توجہ پیدا ہونے کا موقع مل جاتا ہے۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا، اب مَیں اس وقت جلسہ کے مقاصد اور اس کی غرض وغایت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں ہی کچھ کہوں گا۔ جن سے پتہ چلتا ہے کہ آپ جلسہ پر آنے والوں کو کیسا دیکھنا چاہتے ہیں۔ ایک احمدی کو کیسا دیکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن اس سے پہلے کہ مَیں شروع کروں انتظامیہ مجھے رپورٹ دے کہ آخر تک آواز صحیح جا رہی ہے؟ یا آخر میں جو بیٹھے ہوئے ہیں کوئی ہاتھ کھڑا کر کے بتادیں کہ آواز ٹھیک ہے؟ اچھا ٹھیک ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور اُن کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زُہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی اُن میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔‘‘ (شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)

ان چند فقرات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک حقیقی احمدی کے لئے زندگی کا پورا لائحہ عمل بیان فرما دیا ہے۔ فرمایا کہ جلسہ میں شامل ہونے والوں میں ایسی تبدیلی ہو کہ وہ زُہد میں ایک نمونہ ہوں۔

انسان اگر غور کرے تو اس ایک لفظ میں ہی اتنی بڑی نصیحت ہے کہ برائیوں کی جڑ کٹ جاتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اپنے آپ کو دنیاوی تسکین کے سامان سے روکنا، دنیاوی خواہشات سے روکنا، اپنے جذبات کو، غلط جذبات کو ابھرنے سے روکنا۔ اس طرح روکنا کہ تمام دروازے ان خواہشات کے بند ہو جائیں تاکہ خواہش پیدا ہی نہ ہو۔

اب اگر دیکھا جائے تو دنیا میں جو خدا تعالیٰ نے چیزیں پیدا کی ہیں ان سے انسان مکمل طور پر قطع تعلق تو نہیں کر سکتا۔ تو اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ اس طرح روک لو کہ دنیا سے کٹ جاؤ۔ زُہد یہ ہے کہ دنیا کی ان چیزوں کی جو ناجائز خواہشات ہیں، اُن سے اپنے آپ کو روک لو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کی تحدیث کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ ان سے فائدہ نہ اُٹھانا بھی خدا تعالیٰ کی ناشکری ہے۔ روایات میں آتا ہے کہ بعض صحابہ نے یہ عہد کیا کہ ہم روزے ہی رکھتے رہیں گے۔ روزانہ روزے رکھیں گے۔ شادی نہیں کریں گے۔ عورت کے قریب نہیں جائیں گے۔ ساری ساری رات نمازیں ہی پڑھتے رہیں گے۔ جب آپ کے علم میں یہ بات آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں روزے بھی رکھتا ہوں، افطار بھی کرتا ہوں، نمازیں بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں۔ دوسرے دنیاوی کام اور گھر کے کام کاج بھی کر لیتا ہوں۔ عورتوں سے نکاح بھی کیا ہے۔ پس جو شخص مجھ سے منہ موڑے گا، وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔ فرمایا کہ یاد رکھو کہ میں تم لوگوں کی نسبت خدا تعالیٰ سے زیادہ ڈرتا ہوں اور اپنی خواہشات کو خدا تعالیٰ کی مرضی کے تابع رکھتا ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب النکاح باب الترغیب فی النکاح حدیث نمبر 5063)

پس اس کا مطلب یہ ہے کہ حقیقی زُہد یہ ہے کہ صرف دنیاوی خواہشات اور ان کی تسکین مطمح نظر نہ ہو بلکہ جو اُن میں سے بہترین ہے وہ لو اور اعتدال کے اندر رہتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو سامنے رکھتے ہوئے ان دنیاوی چیزوں سے فائدہ اُٹھاؤ گے تو یہ زُہد ہے۔ اگر یہاں آ کر ان مغربی ممالک کی آزادی کی وجہ سے یہاں کی ہر چیز میں خواہشات کی تسکین کا لالچ تمہیں اپنی طرف کھینچ رہا ہے تو پھر تمہارا جلسوں پر آنا بے فائدہ ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنا بھی بے فائدہ ہے۔ پس فرمایا اپنے اندر زُہد پیدا کرو کیونکہ یہ پیدا کرو گے تو تقویٰ کی حقیقی روح کی بھی پہچان ہوگی۔ تقویٰ کیا ہے؟ تقویٰ یہی ہے کہ ہر وقت یہ خوف دل میں رکھنا کہ میرے سے کوئی ایسا کام سرزد نہ ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ مجھ سے ناراض ہو جائے۔ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا خوف سزا کے ڈر سے نہ ہو بلکہ اس طرح ہو جس طرح ایک بہت قریبی دوست کی یا قریبی عزیز کی ناراضگی کا خوف ہوتا ہے۔ اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی محبت سب محبتوں پر حاوی ہو جائے اور ایسی محبت کی حالت بھی اُس وقت طاری ہو سکتی ہے جب خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق ہو اور اس کا عرفان ہو۔ جب محور خدا تعالیٰ کی ذات ہو۔ پس یہ وہ معیار ہے جسے ہم میں سے ہر ایک کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس معیارِ تقویٰ کو ہم میں پیدا کرنے کے لئے بارہا مختلف رنگ میں ہمیں نصائح فرمائی ہیں۔ آپؑ اپنے ایک خطاب میں فرماتے ہیں کہ

’’اپنی جماعت کی خیر خواہی کے لئے زیادہ ضروری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ تقویٰ کی بابت نصیحت کی جاوے کیونکہ یہ بات عقلمند کے نزدیک ظاہر ہے کہ بجز تقویٰ کے اور کسی بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ (النحل: 129)۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 7۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس جب جماعت کے افراد کو بار بار اس بات کی نصیحت کی جاتی ہے تو یہ اس وجہ سے ہے کہ زمانے کے مامور کی بیعت میں آ کر جب ہم یہ دعویٰ اور اعلان کرتے ہیں کہ ہم وہ لوگ ہیں جن سے اس بیعت کی وجہ سے خدا راضی ہوا ہے یا ہم نے اس لئے بیعت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کریں، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی کوشش کریں۔ اگر اس پر عمل نہیں تو یہ دعویٰ محض دعویٰ ہوگا۔ اگر ہمارے قدم تقویٰ کی طرف نہیں بڑھ رہے تو یہ صرف دعویٰ ہے۔

یہ آیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے یہ تقویٰ کی وضاحت بھی کرتی ہے کہ تقویٰ اُن لوگوں کا ہے جو محسنوں میں سے ہیں اور محسن کے معنی ہیں کہ جو دوسروں سے اچھائی کا سلوک کرتے ہیں۔ جو اُن کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھتے ہیں۔ جو علم رکھنے والے ہیں اور یہ علم اُنہیں تقویٰ کی راہوں پر چلانے والا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کی بھی خوبصورتی دیکھیں۔ پہلے زُہد کی طرف توجہ دلائی کہ اپنی خواہشات کو خدا تعالیٰ کی رضا کے تابع کرو۔ پھر تقویٰ اختیار کرنے کا فرماتے ہوئے اللہ کے کلام سے وہ مثال پیش فرمائی جس میں یہ تلقین ہے کہ اپنے جذبات کو دوسروں کے جذبات کے لئے قربان کر کے اُنہیں فیض پہنچاؤ۔ تو متقی بن کر خدا تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے والے بن جاؤ گے۔

پھر آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے۔ خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اُس کے سلسلۂ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے۔ تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے، یا کیسے ہی رُو بدنیا تھے، تمام آفات سے نجات پاویں۔‘‘ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 7۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیعت کے اعلان کے متعلق فرمایا کہ بیعت کا اعلان کوئی معمولی اعلان نہیں ہے، فرمایا، تم جو اعلان کرتے ہو، تو یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ کیونکہ میرا دعویٰ مامور ہونے کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کام کے لئے بھیجے جانے کا ہے کہ میرے ذریعہ سے دنیا کی اصلاح ہوگی۔ میرے ذریعہ سے اب بندے کو خدا تعالیٰ کی پہچان ہوگی اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہوگا۔ میرے ذریعہ سے اور میرے ماننے والوں کے ذریعہ سے اُن اعلیٰ اخلاق کا اظہار اور ترویج ہوگی جن کے کرنے کی خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اُترنے والی آخری شرعی کتاب میں تلقین فرمائی ہے۔ قرآنِ کریم میں تلقین فرمائی ہے۔

پس حقوق العباد کے لئے ہر قسم کے بغضوں اور کینوں سے اپنے آپ کو نکالنا ہوگا۔ یا ہر قسم کے بغض اور کینے اپنے دلوں سے نکالنے ہوں گے۔ اپنے دلوں کو آئینے کی طرح صاف کرنا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کے لئے ہر قسم کے شرکوں سے اپنے آپ کو پاک کرنا ہوگا۔ دنیا کا خوف یا دنیاداروں کا خوف، یا دنیاداری کی طرف رجحان، جس سے انسان خدا تعالیٰ کو بھول جاتا ہے، جس سے اُس کی عبادت کے معیار میں کمی آتی ہے، ان سب سے بچو گے تو تبھی بیعت کے حقدار کہلاؤ گے۔ اور یہ بجز تقویٰ کے ممکن نہیں۔ اگر بیعت کا حق ادا کرنا ہے تو یہ پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر کے اپنی اصلاح کرو۔ یہ پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرو، اس کا نتیجہ کیا ہوگا کہ تم بہت سی آفات سے نجات پا جاؤ گے۔ اس بارے میں آپ علیہ السلام نے بڑے سخت الفاظ میں اور بڑی سختی سے تنبیہ بھی فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ: ’’اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ ویسا ہی قہّار اور منتقم بھی ہے۔ ایک جماعت کو دیکھتا ہے کہ اُن کا دعویٰ اور لاف وگزاف تو بہت کچھ ہے اور اُن کی عملی حالت ایسی نہیں تو اُس کا غیظ و غضب بڑھ جاتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 7۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ نہ کرے کہ ہم کبھی خدا تعالیٰ کے غیظ و غضب کو دیکھنے والے ہوں بلکہ ہم ہمیشہ تقویٰ کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی استعدادوں کے مطابق کوشش کرنے والے ہوں، اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ اُس کا رحم اور فضل مانگنے والے ہوں اور اُس کے رحم اور کرم کو ہی حاصل کرنے والے ہوں۔ یہ معیار حاصل کرنے کے لئے ہماری کیا حالت ہونی چاہئے اور کیا ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’انسان جس قدر نیکیاں کرتا ہے، اس کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک فرائض، دوسرے نوافل۔ فرائض یعنی جو انسان پر فرض کیا گیا ہو جیسے قرضہ کا اتارنا یا نیکی کے مقابل نیکی۔‘‘ اب یہ بعض لوگ قرضے تو لے لیتے ہیں اُن کے اتارنے میں ٹال مٹول سے کام لیتے ہیں۔ فرمایا یہ قرضے کا اتارنا یا نیکی کوئی تمہارے سے کرے تو اُس کے مقابل پر نیکی تو تمہارے فرائض میں داخل ہے۔ ’’ان فرائض کے علاوہ ہر ایک نیکی کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں۔ فرمایا ’’ان فرائض کے علاوہ ہر ایک نیکی کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں۔ یعنی ایسی نیکی جو اس کے حق سے فاضل ہو۔ جیسے احسان کے مقابل احسان کے علاوہ اور احسان کرنا۔ یہ نوافل ہیں...... مثلاً زکوۃ کے علاوہ وہ اور صدقات دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کا وَلی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُس کی دوستی یہاں تک ہوتی ہے کہ میں اُس کے ہاتھ، پاؤں حتی کے اُس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 9۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ ہمارا خدا ہے جو نہ صرف ہر عمل کو نوازتا ہے بلکہ ایسے بندے کا ولی ہو جاتا ہے یعنی خدا تعالیٰ کی دوستی اور حفاظت کے ایسے راستے کھلتے ہیں کہ انسان کی سوچ بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتی۔

لیکن یہ مقام کب ملتا ہے؟ فرمایا ایسی حالت میں کہ تم احسان کے بدلے احسان کرو۔ تمہارے سے کوئی نیکی کرے تو اس بات کی تلاش میں رہو کہ اب اس نیکی کا بدلہ کس طرح اُتار سکتا ہوں۔ اور صرف اتنا ہی نہیں بلکہ فرمایا کہ برابر کا احسان تو ایک بدلہ ہے، ایک حقیقی مومن کا کام ہے کہ احسان سے بڑھ کر احسان کر کے بدلہ اُتارے۔ اب دیکھیں جس معاشرے میں یہ صورتحال پیدا ہو جائے کہ ایک نیکی کے بدلے میں دوسرا بڑھ کر نیکی کر رہا ہو اور ہر ایک اس بات پر توجہ دینے والا ہو اور اس عمل کو بجالا رہا ہو کہ ایک نے نیکی کی، اس کے جواب میں پہلا پھر بڑھ کر احسان اُتارنے کی فکر میں ہو تو ایسا معاشرہ جو ہے کبھی خود غرضوں کا معاشرہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ امن،

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
نسخہ سرمہ نور و کاجل اور حبّ اٹھرہ وزد جام عشق کیلئے رابطہ کریں

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
عبدالقدوس نیاز (موبائل) 098154-09445

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
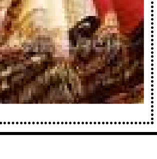
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

پیار اور محبت کا معاشرہ بن جائے گا۔ اور جب یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کیا جا رہا ہو تو پھر خدا جو دلوں کا حال جاننے والا ہے اور سب سے بڑھ کر بدلہ دینے والا ہے، اُس کی عنایتوں اور نوازشوں کا تو کوئی حساب وشمار نہیں ہے۔ پس وہ پھر اس طرح نوازتا ہے کہ انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔

پس یہ وہ روح ہے جو ہم میں پیدا ہونے کی ضرورت ہے کہ نیکیاں کرنی ہیں، بے غرض ہو کر کرنی ہیں، اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرنی ہیں۔ ہماری عبادتوں میں بھی فرائض کے ساتھ نوافل ہوں، اس لئے کہ ہم خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بن سکیں اور ہمارے دوسرے اعمال کے ساتھ بھی نوافل ہوں اور کسی دنیاوی مقصد کے لئے نہ ہوں۔ احسان کا بدلہ احسان کسی بندے سے مفاد حاصل کرنے کیلئے نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو تو یہ حقیقی تقویٰ ہے۔ پھر یہ وہ مغز ہے جس کی قدر خدا تعالیٰ فرماتا ہے، ورنہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری ظاہری عبادتوں اور ظاہری قربانیوں سے مجھے کوئی غرض نہیں ہے۔ اگر ہم نماز پڑھتے ہیں جس کے پڑھنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے بلکہ فرائض میں داخل ہے اور عبادت کی معراج بھی نماز ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔ (الذاریات: 57) کہ میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور پھر نماز کے قائم کرنے کا، مردوں کے لئے باجماعت پڑھنے کا، باقاعدہ پڑھنے کا، وقت پر پڑھنے کا قرآنِ کریم میں کئی جگہ پر حکم آتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہی نمازیں ہیں، بعض لوگوں کے لئے ہلاکت بن جاتی ہیں۔ (الماعون: 5)

پس یہ یقیناً ہمارے لئے سوچنے کا مقام ہے کہ کیوں ایک نیکی انسان کے لئے ہلاکت کا باعث بھی بن سکتی ہے۔ اس کا سادہ جواب تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نیکی کے کرنے کا حکم تقویٰ کی بنیاد پر رکھا ہے، گویا کہ اللہ تعالیٰ اُس مغز کو چاہتا ہے جو چھلکے اور شیل (Shell) کے اندر ہے نہ کہ ظاہری خول کو۔ اگر ہماری نمازوں سے ہمارے اندر دوسروں کے لئے ہمدردی کے جذبات پیدا نہیں ہوتے تو ہمیں سمجھ لینا چاہئے کہ ہم نے ایک ظاہری عمل تو کر لیا لیکن اس کی جو روح ہونی چاہئے وہ ہماری نماز میں نہیں تھی۔ بعض دفعہ ہم خول والے پھلوں میں بھی دیکھتے ہیں کہ اوپر سے وہ بڑا اچھا نظر آ رہا ہوتا ہے لیکن کھولو تو اندر سے جو اس کا مغز ہوتا ہے، وہ یا پوری طرح بنا ہی نہیں ہوتا یا کیڑوں نے اُسے کھا لیا ہوتا ہے، یا مثلاً بادام ہے، ایسے بادام بھی ہوتے ہیں جن کو بڑے شوق سے آدمی کھولتا ہے اور اندر سے کڑوے نکلتے ہیں۔

پس ہم نے اپنے اعمال سے خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے اس مغز یا پھل کو بچانا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول بھی ہو اور یہ اُس وقت ہو سکتا ہے جب ہماری نمازیں، ہماری عبادتیں ہمارے اندر خدا تعالیٰ سے تعلق کے علاوہ بنی نوع سے ہمدردی کے جذبات بھی پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت جرمنی ہر سال چار پانچ مساجد بنا رہی ہے اور مجھے ان کے افتتاح کا موقع بھی ملتا ہے اور تقریباً ہر جگہ میں یہی کہتا ہوں کہ اس مسجد کے بننے کے بعد اس مسجد کے علاقے میں رہنے والے احمدیوں کی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ صرف مسجد بنا کر اُس میں نمازیں پڑھنے کے لئے آجانا کوئی کمال نہیں ہے، چاہے پانچ نمازوں پر ہی آپ مسجد میں آ رہے ہوں۔ اصل چیز یہ ہے کہ اس مسجد سے آپس کے تعلقات میں بھی مضبوطی پیدا ہو اور ان علاقوں کے لوگوں میں بھی اسلام کی خوبصورت تصویر ہر احمدی کے عمل سے ظاہر ہو رہی ہو۔ اپنوں غیروں، ہر ایک پر اُس روح کا اثر ہو جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے اپنے ماحول میں پیدا کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تعلیم اور خواہش کا اظہار ہر احمدی سے ہو جس میں آپ نے فرمایا کہ: ''نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں۔''

(شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)

پس یہ محبت، پیار اور بھائی چارے کا نمونہ آپس میں ایک دوسرے کے لئے بھی ہے اور غیروں کے لئے بھی ہے۔ آپس کے نمونے جہاں اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرتے ہوئے، تقویٰ کے معیار کو اونچا کرنے والے ہوں گے، وہاں غیروں کے لئے بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم کی طرف توجہ دلانے والے ہوں گے۔ اور یوں تبلیغ کے مزید میدان کھلیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کے لئے ایک دعا میں فرماتے ہیں کہ: ''خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے اُن کے دل اپنی طرف پھیر دے اور تمام شرارتیں اور کینے اُن کے دلوں سے اُٹھاوے اور باہمی سچی محبت عطا کرے۔''

(شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 398)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس دعا کا وارث بنائے۔

پھر آپ نے اپنی اُس تحریر میں جو میں نے شروع میں پڑھی ہے، انکسار اور عاجزی کی طرف بھی خاص طور پر توجہ دلائی ہے۔ یہ بھی وہ عمل ہے جو آپس کی محبت بڑھاتا ہے۔ جو ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتا ہے اور غیروں کی توجہ بھی کھینچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے بندوں کی یہ نشانی بتائی ہے کہ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا۔ (الفرقان: 64) کہ وہ زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں۔ پس یہ عاجزی انسان میں وہ روح پیدا کرتی ہے جو بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرتی ہے اور معاشرے کی خوبصورتی میں بھی اضافہ کرتی ہے۔ آپس کے تعلقات کی خوبصورتی میں بھی اضافہ کرتی ہے۔ آپس کی رنجشوں کو بھی دور کرتی ہے۔ اور محبت بھی بڑھاتی ہے۔

پھر آپؑ نے راستبازی اور سچائی کی طرف خاص توجہ دلائی ہے۔ کہ تقویٰ پر چلنے والا تمام نیکیاں بجا لانے والا ہی ہوتا ہے، تقویٰ کی تعریف ہی یہی ہے اور جو تقویٰ کی حقیقت جان لے گویا کہ اُس نے ہر چیز کو پا لیا۔ لیکن بعض جزئیات پر زور دینا بھی ضروری ہوتا ہے اور بعض عمل تقویٰ کے معیار کو بڑھاتے ہیں۔ اس لئے راستبازی اور قولِ سدید پر اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر زور دیا ہے۔ فرمایا کہ: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا۔ (الاحزاب: 71) اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ایسی بات کرو جو صاف اور سیدھی ہو۔

اس آیت کی وضاحت میں دو تین ہفتے قبل مَیں نے خطبہ میں تفصیل سے بیان کیا تھا۔ بہر حال یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کا خاص طور پر اُن لوگوں کے لئے ذکر فرمایا ہے کہ جو لوگ اپنی روحانی ترقی کے لئے جلسہ پر آتے ہیں کہ اپنے تقویٰ کے معیار بلند کریں، اپنی اصلاح کریں۔ اگر یہ ہوگا تو تبھی آپ جلسے پر آنے کا حق ادا کرنے والے ہوں گے اور اس کے لئے راستبازی، سچائی اور صاف گوئی کے وصف کو اپنائیں۔ یہ بہت ضروری ہے۔ یہ ایک بنیادی عنصر ہے۔ پس اپنی سچائیوں کے معیاروں کو بلند کرو تا کہ جس مقصد کے لئے تم جمع ہوئے ہو اُس کو حاصل کر سکو۔ اور جب ہر احمدی کے راستبازی کے معیار بلند ہوں گے تو بات میں بھی اثر ہوگا اور جب باتوں میں اثر ہوگا تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقصد اور مشن کو آگے بڑھانے والوں میں شامل ہو سکیں گے۔

اور جو مشن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لے کر آئے۔ وہ دو اہم کام ہیں۔ ایک تو بندے کو خدا کی پہچان کروا کر خدا تعالیٰ سے ملانا، اور دوسرے بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی کرنا۔ اور یہ دونوں کام ایسے ہیں جو ہمارے سے تقویٰ اور قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں، جو ہماری عملی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ دنیا کو ہم خدا تعالیٰ سے اُس وقت تک نہیں ملا سکتے جب تک ہمارا اپنا خدا تعالیٰ سے پختہ تعلق قائم نہ ہو۔ دوسرے بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی ہے، تو یہ ہم اُس وقت تک نہیں کر سکتے جب تک ہم عاجزی، انکساری، سچائی، محبت، اخوت اور قربانی کا جذبہ اپنے اندر نہ رکھتے ہوں۔

پس ان تین دنوں میں ہم نے اپنے اس تعلق اور جذبے کا جائزہ لینا ہے اور بڑھانا ہے انشاء اللہ تعالیٰ، تا کہ جلسہ پر آنے کے مقصد کو بھی حاصل کرنے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کو پورا کرنے والے بھی ہوں۔ پس ان تین دنوں میں اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھانے اور عملی حالتوں کو درست کرنے کی ہر احمدی کو، ہر شامل ہونے والے کو کوشش کرنی چاہئے۔ اور دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ کرے کہ ہم حقیقت میں اس جلسے کے مقصد کو پانے والے ہوں۔

☆......☆......☆

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-16522243-0794 , 2248-5222
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ADEEBA APPAREL'S
Contact for all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI
House No. 1164, Gali Samosaan
Farash Khana Delhi- 110006
Tanveer Akhtar 08010090714,
Rahmat Eilahi 09990492230

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2013ء

لاس اینجلیز (امریکہ) سے وینکوور (کینیڈا) کے لئے روانگی۔ وینکوور کے ایئرپورٹ پر حضور انور کا سٹیٹ گیسٹ کے طور پر استقبال۔

❁... مسجد بیت الرحمن (وینکوور) تشریف آوری اور احباب جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال۔

ویسٹرن کینیڈا کی جماعتوں کے جلسہ سالانہ کا خطبہ جمعہ سے آغاز۔

وینکوور (برٹش کولمبیا) میں جماعت احمدیہ کی مسجد بیت الرحمن کا افتتاح اور اس مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے اہم نصائح۔

اس مسجد سے اسلام کا حقیقی پیغام پھیلے گا۔ پاکستان میں کئی سالوں سے احمدیوں پر ظلم ہو رہا ہے اور مخالفت زور پکڑتی جا رہی ہے لیکن اس کے باوجود ہم مسلسل اپنا پیغام پہنچا رہے ہیں اور اپنے مقصد کے حصول سے پیچھے نہیں ہٹے۔ ہم لوگوں کے دل جیتیں گے اور ہم یہ دل جیت رہے ہیں۔ احمدیت میں شامل ہونے والوں کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔

(پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے نمائندگان کے ساتھ حضور انور کی پریس کانفرنس)

تقریب آمین اور انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ کینیڈا کے دُور دراز علاقوں سے سفر کر کے آنے والے سینکڑوں احمدی اپنے پیارے آقا کی زیارت و ملاقات کے شرف سے فیضیاب ہوئے۔

(وینکوور کینیڈا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

قسط: اول

(رپورٹ مرتّبہ: عبد الماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

18 مئی بروز ہفتہ 2013ء

(حصّہ اوّل)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج پروگرام کے مطابق مسجد بیت الرحمن کے افتتاح کے حوالہ سے ایک تقریب (Reception) کا اہتمام ''مسجد بیت الرحمن'' کے ملٹی پرپز ہال میں کیا گیا تھا۔ اس موقع پر پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا بھی اس تقریب کی کوریج کے لئے آیا ہوا تھا۔

اس تقریب سے قبل پریس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا تھا۔

پریس کانفرنس

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح ساڑھے دس بجے اپنی رہائش گاہ سے روانہ ہو کر گیارہ بجے ''مسجد بیت الرحمن'' تشریف لائے۔ کانفرنس روم میں حضور انور کی آمد سے قبل میڈیا کے نمائندے اور جرنلسٹ پہنچ چکے تھے۔

گیارہ بجے اس پریس کانفرنس کا آغاز ہوا۔

❁... T.V کے ایک نمائندہ نے سوال کیا کہ اس دنیا میں بہت سی عبادتگاہیں ہیں، مساجد ہیں، مندر ہیں۔ لیکن اس کے باوجود آپس میں پیار و محبت بجائے زیادہ ہونے کے کم ہو رہا ہے، تفرقہ بڑھ رہا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: اگر تو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مسجدیں اور مندر اور گوردوارے بن رہے ہیں تو پھر لڑائی جھگڑے نہیں ہونے چاہئیں اور اگر یہ دکھاوے کے لئے بن رہے ہیں تو پھر اس کا جو نتیجہ نکل رہا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ اگر امن قائم رکھنا ہے تو پھر ایک خدا کو یاد رکھو اور اسی کی عبادت کرو تو پھر یہ سارے جھگڑے، مسائل ختم ہو جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: جماعت احمدیہ جہاں بھی مساجد تعمیر کر رہی ہے ان مساجد میں آپ کو یہ نظر نہیں آئے گا کہ یہاں سے کوئی جلوس نکل رہا ہے یا کوئی دہشتگرد یہاں سے نکلا ہے یا کوئی چور نکلا ہے۔ اگر کوئی ایسا ہے تو پھر ہم اس کو سب سے پہلے

اپنے نظام سے نکالتے ہیں۔

❁... ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ مسجدیں تو ہزاروں میں ہیں۔ ان مسجدوں کے ذریعہ اسلام کی اشاعت کے علاوہ اور کیا کام، طریق ہوگا کہ معاشرہ کو اپنی طرف متوجہ کیا جا سکے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ عبادتگاہ کا مقصد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو ماننے والے، اس کی عبادت کرنے والے ان عبادتگاہوں میں آئیں۔ تمام انبیاء جو آئے ہیں انہوں نے یہی تعلیم دی ہے کہ ایک خدا سے تعلق پیدا کریں، اس کی عبادت کریں اور پھر مخلوق خدا سے ہمدردی کا تعلق رکھیں اور ہر ایک دوسرے کے حقوق ادا کرے۔

حضور انور نے فرمایا: کسی نبی نے یہ نہیں کہا کہ لڑائی کرو، فتنہ پیدا کرو یا قتل کرو بلکہ ہر نبی نے خدائے واحد کی عبادت کی تعلیم دی، مخلوق کے حقوق ادا کرنے کی تعلیم دی اور امن کی تعلیم دی اور آپس میں پیار و محبت سے رہنے کی تعلیم دی۔

حضور انور نے فرمایا: اگر آپ مساجد، مندر اور گوردواروں سے منسلک ہوتے ہیں تو پھر خدائے واحد کی عبادت کا پیغام، مخلوق کا حق ادا کرنے کا پیغام اور امن کا پیغام ہر ایک کو دینا چاہئے۔ اور ان عبادتگاہوں سے یہی پیغام جانا چاہئے تو پھر معاشرہ میں امن و سکون قائم ہوگا اور پیغام دینے والے بھی خدا تعالیٰ کی طرف جھک رہے ہوں گے اور ہر نبی جو پیغام اور مقصد لے کر آیا تھا وہ ان عبادتگاہوں کے ذریعہ پورا ہو رہا ہوگا۔

❁... ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آجکل اسلام کے بارہ میں جو غلط فہمیاں پھیلائی جا رہی ہیں اور اسے دہشتگرد قرار دیا جا رہا ہے اس بارہ میں آپ کے تأثرات کیا ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اسلام امن اور سلامتی کا مذہب ہے۔ وہ گروپ جو انتہا پسند ہیں اور دہشتگردی کر رہے ہیں پرابلم پیدا کر رہے ہیں وہ صحیح معنوں میں اسلام کی تعلیم پر نہیں چل رہے۔ اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل نہیں کر رہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں اتنا تفرقہ ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اس وقت جماعت احمدیہ ہی ہے جو اسلام کی صحیح اور حقیقی تعلیم پر عمل کر رہی ہے۔ اس حقیقی اسلام پر عمل کر رہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس وقت اسلام کی جو حالت ہے اور مسلمان اسلام کی تعلیمات کو بھول چکے ہیں یہ ان دہشتگردوں کے کسی ایکشن کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تھی کہ اسلام پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ جب اسلام کا نام لینے والے، اسلام کی تعلیمات کو بھلا دیں گے اور مسلمان نام کا رہ جائے گا۔ مسجدیں آباد تو ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ یعنی تمام خرابیوں کا یہی سرچشمہ ہوں گے۔ تب ایک ریفارمر، ایک مصلح آئے گا جو سب کو اکٹھا کرے گا، سب مذاہب کو ایک ہاتھ پر جمع کرے گا اور اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم کا پیغام پھیلائے گا۔ سب کو اخوت و محبت میں پروئے گا۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام مبعوث ہوئے۔ آپ مسیحؑ اور مہدیؑ بن کر آئے۔ 1889ء میں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔ 1908ء میں آپؑ کی وفات ہوئی۔ آپؑ کی وفات کے بعد خلافت احمدیہ قائم ہوئی۔ آج ہم ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس کام کا بیڑا اٹھایا ہے کہ اسلام کا صحیح پیغام دنیا میں پھیلائیں۔

حضور انور نے فرمایا: دہشتگردی تو دنیا میں ہمیشہ سے ہو رہی ہے۔ دہشتگردی کی وجہ سے ہی ہم بھی ٹارگٹ ہو رہے ہیں۔

❁... ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ جماعت احمدیہ امن کے قیام کے لئے بہت کوشش کر رہی ہے تو دنیا کے حالات میں تبدیلی کیوں نہیں آ رہی۔ یہ تبدیلی کب آئے گی؟

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: ایک رات میں تو تبدیل نہیں کر سکتے۔ بانی جماعت احمدیہ نے پیغام دیا اور مسلسل ساری زندگی امن کے قیام کی اور ایک جگہ سب کو اکٹھا

کرنے کی کوشش کی۔ آپؑ کی وفات کے بعد خلفاء احمدیت نے مسلسل یہی پیغام دیا اور اب بھی مسلسل دیا جا رہا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ کچھ سال قبل کوئی نہ جانتا تھا کہ احمدیت کیا ہے؟ اب ساری دنیا جانتی ہے۔ امریکہ میں ہائی لیول پر کانگریس کے ممبران، سینٹرز، تھنک ٹینک، گورنر، میئرز، کونسلرز اور پروفیسرز وغیرہ سب کو سچے اسلام کا پیغام پہنچایا گیا ہے۔ دنیا میں امن قائم کرنے کا پیغام دیا گیا ہے۔ تو پیغام پہنچانے کا سلسلہ تو جاری ہے اور اس کے نتیجہ میں ہر سال لاکھوں لوگ دنیا میں احمدی ہو رہے ہیں۔

❁... ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ: پاکستان میں یا بنگلہ دیش، انڈونیشیا وغیرہ میں احمدیوں کے ساتھ جو سلوک کیا جا رہا ہے اور دوسری طرف برما کے مسلمانوں پر جو ظلم ہو رہا ہے اس میں کیا فرق ہے؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: غیر مسلم ممالک میں مسلمانوں پر جو ظلم ہوتا ہے وہ ایک ردّعمل ہے اور ایک جوابی کارروائی کی بنا پر ہے جو انتہا پسند مسلمان گروپس کی طرف سے ہونے والی دہشتگردی کا نتیجہ ہے۔ چونکہ بعض مسلمان کہلانے والے دہشتگرد گروپس دنیا میں دہشتگردی پھیلا رہے ہیں اس لئے اس کے ردّعمل کے طور پر یہ شور اٹھتا ہے کہ ان کی مساجد گرا دو، ان کو مار دو، ختم کر دو کیونکہ انہوں نے دنیا میں فساد مچایا ہوا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: احمدیوں کے ساتھ یہ ظلم اس لئے نہیں ہو رہا کہ یہ دہشتگرد ہیں بلکہ اس لئے ہو رہا ہے کہ یہ سمجھتے ہیں کہ آنے والا مسیحؑ اور مہدیؑ آچکا ہے اور اس کو ماننے والے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ آنے والا نبی ہوگا اور غیر تشریعی نبی ہوگا۔ جب کہ ہمارے مخالفین کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا اور یہی وجہ ہماری مخالفت کی ہے اور اسی بنا پر 1974ء میں بھٹو حکومت نے ہمیں غیر مسلم قرار دینے کا قانون پاس کیا۔ پھر 1984ء میں جنرل ضیاء الحق نے مُلّاں کو خوش کرنے کے لئے احمدیوں کے خلاف سخت قوانین نافذ کئے جن کی بنا پر احمدیوں کے تمام مذہبی اور بنیادی حقوق چھین لئے گئے۔ اب پاکستان میں تو لاقانونیت ہے۔ اب وہاں بعض غیر از جماعت لوگ بھی ان مخالفین سے کہنے لگ گئے ہیں کہ پہلے تم ان کے زندوں کو نقصان پہنچاتے تھے۔ کیا اب ان کے مُردوں کو بھی چین سے قبروں میں نہیں رہنے دو گے۔

حضور انور نے فرمایا: تو ہمارے خلاف جو ظلم ہو رہا ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ ہم آنے والے امام مہدیؑ اور مسیحؑ کو مان چکے ہیں۔ اور ہمارے خلاف مُلّاں اس لئے ہے کہ ہم جہاد کے خلاف ہیں۔ کیونکہ غیر مذاہب اسلام پر مذہب کے نام پر حملے نہیں کر رہے اس لئے اب اس زمانہ میں تلوار کا جہاد نہیں رہا۔ بلکہ قلم کا جہاد ہے اور یہ قرآن کریم سے ثابت ہے۔ ہم جہاد کبیر کر رہے ہیں اور اسلام کا پیغام مسلسل ساری دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔

❁... ایک جرنلسٹ نے سوال کیا: آپ نے افریقہ میں وقت گزارا ہے، وہاں کے قید خانوں میں آپ کے مطابق بڑے جرائم میں ملوّث ایک بھی احمدی نہیں۔ افریقہ کے بارہ میں کچھ بتائیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: افریقہ میں اتنی زیادہ مادیت نہیں ہے بلکہ لوگوں کا مذہب کی طرف رجحان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں احمدیت پھیل رہی ہے اسلام کا حقیقی پیغام پھیل رہا ہے۔ وہ لوگ خدا کی، مذہب کی تلاش میں ہیں۔ جو چیز ان کو سچّی ملتی ہے اس کو قبول کرتے ہیں۔

❁... T.V نیوز چینل کے نمائندہ نے سوال کیا کہ اس مسجد کی کیا اہمیت ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اس مسجد کی اہمیت دو طرح سے ہے۔ پہلی یہ کہ یہاں ایک خدا کی عبادت کی جائے گی اور پانچ وقت کی نماز ادا کی جائے گی۔ نماز جمعہ ادا کی جائے گی۔ بہت زیادہ لوگ آئیں گے۔ خطبہ ہوگا۔ کمیونٹی سینٹر ہے اس میں دفاتر ہیں۔ ایڈمنسٹریٹو کام ہوں گے اور کھیلوں کے لئے سپورٹس ہال بھی ہے۔ یہ بھی استعمال میں لایا جائے گا۔ نوجوان آئیں گے اور کھیلیں گے۔ ان سب کاموں سے مقصد یہ ہے کہ اس مسجد میں، اس سینٹر میں ساری کمیونٹی اکٹھی ہو اور اس میں اتحاد ہو۔

اس مسجد کی اہمیت کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ یہاں سے اسلام کا حقیقی پیغام پھیلے گا۔ مختلف جگہوں سے لوگ آئیں گے۔ مختلف ایسے پروگرام، تقاریب ہوں گی جن میں دوسرے مہمان آئیں گے، بات چیت ہوگی۔ تو مذاکرات ہوں گے تو اس طرح ملک بھر میں اسلام کا پیغام پھیلے گا۔ اسی وجہ سے آج آپ بھی یہاں ہیں۔

❁... ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ لوگ جہاد کے بارہ میں جاننا چاہتے ہیں۔ اس بارہ میں آپ کیا کہیں گے؟

حضور انور نے فرمایا: اس بارہ میں دو نظریات ہیں۔ جو دوسرے مسلمان ہیں اور انتہا پسند بھی ہیں وہ جہاد بالسیف کے قائل ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ جہاد کرو، جو کوئی بھی تمہارے خلاف ہے اس کو مارو جب کہ احمدی مسلمان اس بات کے قائل ہیں کہ اس زمانہ میں جہاد بالسیف نہیں ہے بلکہ قلم کا جہاد ہے۔ تبلیغ کا جہاد ہے، جہاد کبیر ہے۔ دلائل کے ساتھ اسلام کی حقیقی اور سچی تعلیم پہنچاؤ اور مخالفین کا جواب قلم اور دلائل کے ساتھ دو۔

حضور انور نے فرمایا: آج کوئی مذہب اسلام کے خلاف تلوار نہیں اٹھا رہا۔ جو عیسائی ہیں وہ لٹریچر اور میڈیا کے ذریعہ اپنا پیغام پہنچا رہے ہیں تو اس کے جواب کے لئے بھی یہی ذریعہ اختیار کیا جانا چاہئے۔ بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ مسلمانوں کو جنگ کی اجازت تب دی گئی جب مخالف دشمن نے حملہ میں پہل کی۔ مسلمانوں کو اپنے دفاع کی اجازت دی گئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اجازت اس لئے دی کہ اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے۔

مسلمانوں کو کہا گیا ہے کہ ان عبادتگاہوں کی حفاظت کرو۔ اسلام خود صرف اپنی حفاظت نہیں کرتا دوسروں کی بھی حفاظت کرتا ہے۔

❁... ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ پرسیکیوشن کی وجہ سے اور مظالم کا نشانہ بننے کی وجہ سے ہم امن پھیلانے کے لئے رکے نہیں۔ پاکستان میں کئی سالوں سے احمدیوں پر ظلم ہو رہا ہے اور مخالفت زور پکڑتی جا رہی ہے لیکن اس کے باوجود ہم مسلسل اپنا پیغام پہنچا رہے ہیں اور اپنے مقصد کے حصول سے پیچھے نہیں ہٹے اور یہ ہماری کامیابی ہے اور یہی اصل کامیابی ہے کہ باوجود مظالم کے اپنی ہار نہیں مانی اور اپنے مقصد کے حصول سے اپنا قدم پیچھے نہیں ہٹایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یورپین پارلیمنٹ کے ایک پروگرام میں ہیومن رائٹس آرگنائزیشن سے تعلق رکھنے والے ایک چائنیز دوست آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے سوال کیا کہ Monks پر جو مظالم ہو رہے ہیں وہ اس کے نتیجہ میں احتجاج کے طور پر اپنے آپ کو جلا لیتے ہیں تاکہ دنیا کی اس طرف توجہ ہو۔ اس طرح وہ دنیا کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ان کا یہ ایکشن صحیح نہیں ہے۔ اپنے آپ کو جلا لینا تو ہار ماننے والی بات ہے۔ اصل یہ ہے کہ لوگ آپ کو مارتے ہیں۔ آپ مار کھانے کے باوجود اپنا پیغام پہنچاتے رہیں اور اپنے مقصد سے پیچھے نہ ہٹیں۔

حضور انور نے فرمایا: اب امریکہ کے اس مغربی حصّہ میں ہمارے پروگرام ہوئے ہیں۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں بڑے وسیع پیمانہ پر پبلسٹی ہوئی اور احمدیت کا پیغام پہنچا تو یہ ہماری کامیابی اور ترقی کے نشان ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ابھی یہاں لاس اینجلیز میں اخبار Wall Street میں میرا انٹرویو چھپا ہے۔ یہ اخبار لاکھوں لوگ پڑھتے ہیں۔ اب لاکھوں لوگوں تک امن کا، احمدیت کا پیغام پہنچا ہے تو یہ ایک بڑی کامیابی ہے۔ کامیابی ایک رات میں نہیں آتی۔

❁... حضور انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا: مُلّاں کو سمجھانے کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ اس کی مخالفت ہمارے پروگراموں کو کامیابی دیتی ہے اور اس طرح بھی ہمارا پیغام پھیلتا ہے۔

❁... جہاد کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: مولویوں نے جہاد کے تصوّر (Concept) کے غلط معنی نکالے ہیں۔ اسلام کی تاریخ کو ہی دیکھ لو۔ کبھی بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم یا ان کے خلفاء راشدین نے دفاعی جنگ کے علاوہ کوئی جنگ نہیں لڑی۔

❁... ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مُلّاں کا جو حال ہے مسلسل مخالفت میں بڑھ رہا ہے۔ ایسے لوگوں کے بارہ میں قرآن کریم میں لکھا ہے کہ بعض لوگ ایسے ہیں جو پتھر سے زیادہ سخت ہیں۔ بعض پتھروں میں سے بھی چشمے پھوٹ پڑتے ہیں لیکن یہ لوگ بہت زیادہ سخت ہیں۔ ان پر خدا کی طرف سے ہی سختی نازل کی گئی ہے۔ ان کے عملوں کی وجہ سے۔

❁... ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جہاد کے بارہ میں قرآن کریم کی جو تعلیم ہے وہاں جہاد کی اجازت کی وجوہات لکھی ہیں۔ اب جب جہاد کے تصوّر کے غلط معنی لئے جا رہے ہیں تو اس کی اصلاح کے لئے کسی ریفارمر نے آنا تھا۔ تو وہ آچکا ہے اور یہ مولوی لوگ اس کو اس لئے نہیں مانتے کہ ان کا منبر جاتا ہے، ان کی گدّی جاتی ہے۔

❁... اس سوال کے جواب میں کہ مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے۔ کیا یہ آپ کے لئے اہم دن ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج احمدیوں کے لئے ایک سپیشل دن ہے۔ برٹش کولمبیا میں، وینکوور میں اس مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے۔

❁... جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کینیڈا میں اسلام کا کیا مستقبل ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے ہم جانتے ہیں کہ ہم لوگوں کے دل جیتیں گے اور ہم یہ دل جیت رہے ہیں۔ ایک دن آپ دیکھیں گے کہ تمام حالات تبدیل ہو جائیں گے اور لوگ دیکھیں گے کہ اسلام سب سے پُرامن مذہب ہے، سلامتی کا مذہب ہے۔ یہ اسلام کا مستقبل ہے۔

❁... ایک سوال یہ کیا گیا کہ آپ کس طرح دوسرے مسلمانوں کو اپنے ساتھ شامل کریں گے جبکہ وہ آپ کے مخالف ہیں۔ ان کو کس طرح متحد کریں گے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ و السلام نے ہندوستان میں صوبہ پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان میں 1889ء میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ آپؑ اکیلے تھے۔ 1908ء میں جب آپ کی وفات ہوئی تو آپؑ کے ماننے والوں کی تعداد نصف ملین سے زائد ہو چکی تھی۔ زیادہ لوگ مسلمانوں میں سے ہی تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد خلافت قائم ہوئی۔ احمدیت میں شامل ہونے والوں کی تعداد مسلسل بڑھتی رہی۔ اب ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملینز میں ہیں۔ صرف گزشتہ سال ہی نصف ملین سے زیادہ لوگ احمدیت میں داخل ہوئے تھے۔ ہم مسلسل پراگرس میں ہیں۔ ترقی کر رہے ہیں۔ 100 سال سے ایک آدمی کروڑوں میں بدل چکا ہے اور مسلسل تعداد بڑھ رہی ہے اور ایک بڑی تعداد مسلمانوں میں سے اور دوسرے مذاہب سے بھی شامل ہو رہی ہے۔ یہ ہے احمدیت کا روشن مستقبل!

❁... ایک مسلمان جرنلسٹ نے سوال کیا: کیا غیر احمدیوں نے وہ حدیث نہیں پڑھی جس میں 73 فرقوں کا ذکر ہے۔ جن میں سے 72 جہنمی اور ایک جنتی ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ مولویوں سے پوچھیں کہ انہوں نے حدیث پڑھی ہے کہ نہیں پڑھی۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس لئے آنا تھا کہ ان 72 فرقوں کو اکٹھا کریں۔ ان سب فرقوں سے لوگ احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ ایشین ممالک میں بھی مسلمانوں سے احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ افریقہ میں مسلمانوں کے علاوہ عیسائیوں میں سے بھی احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بندوں کو خدا سے ملانے کے لئے آئے تھے۔ بندوں کے حقوق دلوانے کے لئے آئے تھے۔ رحمۃ للعالمین بن کر آئے تھے۔

حضور انور نے جرنلسٹ کو مخاطب ہو کر کہا کیا ان علماء اور ان کے پیچھے چلنے والے مسلمانوں کی حرکتیں اور نمونے، رحمۃ للعالمینؐ کے نمونے ہیں؟ جس پر جرنلسٹ نے کہا: ہرگز نہیں۔

❁... **انٹر فیتھ ڈائیلاگ کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:** قرآن کریم کہتا ہے کہ ہر مذہب کا نبی، ہر مذہب کا بانی خدا تعالیٰ کی طرف سے تھا۔ اگر ہر مذہب کا نبی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو اور ایک ہی خدا ہو جو ہر نبی کو تعلیمات دیتا ہو اور اس کی رہنمائی کرتا ہو تو پھر کس طرح مذہب کی تعلیم مختلف ہو سکتی ہے۔

ہر مذہب کا بانی، ہر مذہب کا نبی دو کام لے کر آیا۔ ایک خدا تعالیٰ سے ملانا۔ دوسرے بندوں کے حقوق ادا کرنا۔ اگر یہ صحیح ہے تو پھر ہر کوئی جو کسی بھی مذہب عیسائی، سکھ، ہندو، پارسی، بدھسٹ پر عمل کرتا ہے اور اس کی اصلی اور سچّی تعلیمات پر عمل کرتا ہے تو وہ صحیح ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک دعویٰ کرنے والے شخص کے لاکھوں پیروکار ہوں اور پھر اس کا دعویٰ غلط ہو۔

حضور انور نے فرمایا: پہلے تمام انبیاء مخصوص علاقوں کی طرف آئے جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے لئے رحمۃ للعالمین بن کر آئے تو اگر رحم کا پیغام پہنچانا ہے تو وہ بات چیت کے ذریعہ، محبت و پیار کے ذریعہ ہی پہنچایا جا سکتا ہے نہ کہ تلوار کے ذریعہ سے، جہاد کر کے، لڑائی کر کے پھیلایا جا سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلام کی یہی سچّی اور صحیح اور محبت و پیار کی، رحم کی تعلیم پھیلانے کے لئے آئے تھے۔ اسلام کے احیاءِ نو کے لئے آئے تھے۔

❁... **ایک جرنلسٹ نے سوال کیا: جب ہر مذہب کی عبادتگاہیں ہیں اور امن کے لئے کوششیں بھی ہو رہی ہیں۔ پھر بھی لوگ صحیح کیوں نہیں ہو رہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: محاورہ ہے کہ ’’بندے بن جاؤ‘‘۔ صحیح بندہ وہی ہے جو خدا کو مانتا ہے اور خدا کے بندوں کے، اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرتا ہے۔

یہ پریس کانفرنس گیارہ بج کر 45 منٹ پر ختم ہوئی۔ اس کانفرنس میں سکھ، مسلمان اور عیسائی جرنلسٹ شامل تھے۔ اردو، پنجابی اور انگریزی میں سوال و جواب ہوئے۔

❁... بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر مسجد کی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور اجتماعی دعا کروائی۔

(الفضل انٹرنیشنل ۵ جولائی ۲۰۱۳)

❁... مسجد کی یہ خوبصورت سہولت آئندہ نسلوں کے لئے عبادت کرنے اور آپس میں تعلقات کو فروغ دینے کے لئے ایک اہم جگہ ہوگی۔ کینیڈا کی حکومت کی طرف سے مَیں ان سب لوگوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے اس دلکش منصوبہ کو عملی جامہ پہنایا۔

(آنریبل سٹیفن ہارپر، وزیرِ اعظم کینیڈا)

❁... برٹش کولمبیا کی یہ سب سے بڑی مسجد ہے۔ اس عالیشان اور خوبصورت مسجد کو دیکھ کر ایک تسکین کا احساس ہوتا ہے۔

❁... مجھے یقین ہے کہ یہ مسجد آئندہ نسلوں کیلئے امن، ایمان اور عالمی بھائی چارے کیلئے بطور مشعل کھڑی رہے گی۔

❁... یہ مسجد اس بات کی بھی علامت ہے کہ جماعت احمدیہ کا حصولِ امن اور تکمیلِ روحانیت کیلئے شوق غیر متزلزل ہے۔

❁... آپ کے ہاں ’امن‘ ہے۔ آپ کے ہاں امید کی کرن نظر آتی ہے اور اس بات کا امکان نظر آتا ہے کہ ہم سب لوگ اکٹھے مل کر قیامِ امن کا حصول ممکن بنا سکتے ہیں۔

(وینکوور برٹش کولمبیا کینیڈا میں تعمیر ہونے والی مسجد بیت الرحمن کے افتتاح کے موقع پر مختلف سیاسی و سماجی لیڈروں اور ممبران پارلیمنٹ کی طرف سے نیک جذبات کا اظہار اور تہنیتی پیغامات)

---

18 مئی بروز ہفتہ 2013ء
مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے خصوصی تقریب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ہال میں تشریف لے آئے جہاں مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل تمام مہمانان کرام اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔ آج کی اس تقریب میں 670 مہمان شامل ہوئے۔

ان مہمانوں میں دو سینیٹرز، ایک ایمبیسڈر Dr. Andrew Bennett Office of the Religious Freedom، چھ نیشنل ممبران پارلیمنٹ، آٹھ صوبائی ممبران پارلیمنٹ۔ ان آٹھ ممبران پارلیمنٹ میں سے ممبر پارلیمنٹ Hon. Manmeet Bhullar سروس منسٹر بھی ہیں۔ اور ایک ممبر پارلیمنٹ Langley علاقہ کے میئر (Mayor) بھی ہیں۔ اس کے علاوہ Delta، City of Coquitlam اور City of Bramton کے میئرز بھی شامل ہوئے۔

مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے کونسلرز کی تعداد سات تھی۔ چیف آف پولیس Delta اور دو Fire Chief بھی شامل تھے۔ اس کے علاوہ لیڈر آف Conservative پارٹی اور بعض سابق ممبران پالیمنٹ بھی شامل تھے۔ اس کے علاوہ کونسل جنرل آف کولمبیا، کونسل (کونسلیٹ آف انڈیا)، آنریری کونسل آسٹریا، یوگنڈا، سرینام، Barbados، لکسمبرگ، ایکواڈور (Ecuador) اور جمائیکا (Jamaica) بھی شامل تھے۔ علاوہ ازیں زندگی کے مختلف طبقہ ہائے فکر اور دوسرے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

جب حضور انور ہال میں داخل ہوئے تو ان سبھی مہمانوں نے کھڑے ہو کر حضور انور کا استقبال کیا۔

افتتاحی تقریب مسجد ’بیت الرحمن‘ وینکوور، برٹش کولمبیا

اس تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو مکرم عثمان ملک صاحب نے پیش کی۔ بعد ازاں اس کا انگریزی ترجمہ مکرم سلمان ہاشمی صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد نیشنل سیکرٹری امور خارجہ آصف خان صاحب نے تعارفی ایڈریس پیش کیا۔ اس کے بعد بعض مہمانانِ کرام نے باری باری اپنے ایڈریسز پیش کئے۔

❁... تقریب کی سب سے پہلی مہمان سپیکر **Lois Jackson** تھیں۔ موصوفہ 1973ء میں ’ڈیلٹا‘ شہر کی پہلی خاتون کونسلر منتخب ہوئی تھیں۔ اور 1999ء سے اس شہر کی میئر کے طور پر منتخب ہوئیں اور ابھی تک میئر کے طور پر کام کر رہی ہیں۔ موصوفہ نے اپنے ایڈریس میں کہا: ’’مسجد بیت الرحمان‘‘ کے عظیم الشان افتتاح کی پُرمسرت تقریب میں شریک ہونا اور حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا اس خوبصورت مسجد کے افتتاح کیلئے ہمارے ہاں پہلی مرتبہ تشریف لانا ہمارے لئے حقیقی طور پر عزت کا باعث ہے۔ برٹش کولمبیا کی یہ سب سے بڑی مسجد ہے۔ اور مجھے فخر ہے کہ جماعت احمدیہ نے برٹش کولمبیا میں یہ مسجد تعمیر کی ہے۔

موصوفہ نے کہا: اس عالیشان اور خوبصورت مسجد کو دیکھ کر ایک تسکین کا احساس ہوتا ہے۔ درحقیقت یہ مسجد اس علاقہ کی خاص پہچان بن چکی ہے۔ اور میں جماعتِ احمدیہ کے افراد کو ڈیلٹا میں خوش آمدید کہتی ہوں۔ آپ لوگ اب ہمارے معاشرے کی روایتی و سماجی عمارت کا ایک اہم حصہ ہیں۔ جیسا کہ بین المذاہب تعلقات کو فروغ دینے کے حوالہ سے جماعت احمدیہ جانی جاتی ہے اسی طرح جماعت احمدیہ کی یہ مسجد بھی ڈیلٹا میں بین المذاہب تعلقات کے قیام کیلئے ہماری مشترکہ ذمہ داری کی مستقل علامت بن کر رہے گی۔

موصوفہ نے کہا: مجھے حضور انور کی امن، عزت و احترام، باہمی تعاون اور ’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘ کے قیام کیلئے کوششوں کے متعلق بتایا گیا ہے۔ یہ ساری چیزیں ان اصولوں کی عکاسی کرتی ہیں جن پر ہم سب عمل کرنا چاہتے ہیں۔

موصوفہ نے کہا: مساجد کی تعمیر اور اس کے علاوہ دیگر سماجی، تعلیمی اور ہیلتھ پراجیکٹس جماعت احمدیہ کی امن، خدمتِ انسانیت اور باہمی رواداری کو مقامی معاشرے میں فروغ دینے کے لئے مسلسل جدوجہد کو ظاہر کرتے ہیں۔ میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے جماعت احمدیہ کے بہت سے افراد کے ساتھ مضبوط تعلق بنانے کا موقع ملا ہے اور میری توقع ہے کہ آج کی اس تقریب کے بعد میرا جماعت احمدیہ کے مزید افراد کے ساتھ دیرپا اور مضبوط تعلق بن جائے گا۔ حضور انور اور تمام افرادِ جماعت کو میں ایک مرتبہ پھر اس اہم کامیابی پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ خدا تعالیٰ اس خوبصورت مسجد کو ہمیشہ مبارک کرے۔

❁... اس تقریب کی دوسری مہمان سپیکر Hon. Kerry-Lynne Findlay تھیں۔ موصوفہ کا تعلق Coservative Party سے ہے۔ موصوفہ منسٹر آف جسٹس کی سیکرٹری کے طور پر کام کر چکی ہیں اور اس وقت وزارت دفاع میں ایسوسی ایٹ منسٹر کے طور پر کام کر رہی ہیں۔

موصوفہ نے کینیڈا کے وزیرِ اعظم سٹیفن ہارپر کا مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے پیغام پڑھ کر سنایا۔ موصوفہ نے السلام علیکم کے ساتھ اپنے ایڈریس کا آغاز کیا۔ موصوفہ نے کہا کہ اس تقریب میں شمولیت ان کے لئے باعثِ عزت ہے۔ ان کے پاس کینیڈا کے وزیرِ اعظم Stephen Harper کی طرف سے مبارکباد کے پیغام کے علاوہ multiculturalism and citizenship کے منسٹر Jason Kenny کی طرف سے بھی مبارکباد کا پیغام موجود ہے۔ تاہم وقت کی کمی کی وجہ سے وہ صرف کینیڈا کے وزیرِ اعظم کا ہی پیغام پڑھیں گی۔

وزیر اعظم کینیڈا اسٹیفن ہارپر کا خصوصی پیغام

موصوفہ نے کینیڈا کے وزیرِ اعظم کا درج ذیل پیغام پڑھ کر سنایا:

[’’بیت الرحمان کیلئے اس کے باقاعدہ افتتاح کے موقع پر ایک سرٹیفیکیٹ پیشِ خدمت ہے۔ برٹش کولمبیا میں جماعت احمدیہ کی سب سے بڑی مسجد کے افتتاح کی وجہ

سے آج کا دن آپ کی جماعت کی تاریخ میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ مسجد کی یہ خوبصورت سہولت آئندہ نسلوں کے لئے عبادت کرنے اور آپس میں تعلقات کو فروغ دینے کے لئے ایک اہم جگہ ہوگی۔ کینیڈا کی حکومت کی طرف سے مَیں ان سب لوگوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے اس دلکش منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کیلئے کام کیا۔ براہِ مہربانی میری طرف سے خوشی کے موقع پر نیک تمناؤں کو قبول کریں۔

آنریبل سٹیفن ہارپر، وزیرِ اعظم کینیڈا۔"

❁... اس کے بعد ڈاکٹر **Andrew P.W. Bennett** جو کینیڈا میں 'مذہبی آزادی' کے ادارہ کے پہلے ایمبیسڈر ہیں۔ 19 فروری 2013ء کو کینیڈا میں The Office of Religious Freedom کا آغاز ہوا تھا جس کا مقصد دنیا میں موجود بے بس مذہبی اقلیتوں کو حفاظت فراہم کرنا، مذہبی منافرت اور عدم برداشت کے خلاف آواز اُٹھانا اور کینیڈین معاشرے میں موجود مختلف اقوام کا آپس میں مل جل کر رہنے اور ایک دوسرے کو برداشت کرنے کی اقدار کو ساری دنیا میں فروغ دینا ہے۔ موصوف نے امسال یوکے (UK) میں منعقدہ پیس کانفرنس میں بھی شمولیت کی تھی۔

موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا: آج آپ لوگوں کے ساتھ یہاں موجود ہونا میری خوشی قسمتی ہے۔ تین ماہ قبل جب کینیڈا کے وزیرِ اعظم نے 'مذہبی آزادی' کے دفتر کے قیام کا اعلان کیا تھا تب سے لے کر اب تک مجھے تین مرتبہ اس جماعت کی قابلِ تعریف تقاریب میں شرکت کرنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ جماعت کے عزم اور جماعت کے پیغام 'محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں' جس پر اس جماعت کی بنیاد ہے کو دیکھ کر میری حیرانی میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہ پیغام آج کی دنیا میں جو مختلف مذاہب کے متعلق عدم برداشت کی وجہ سے اکثر اوقات مشکلات میں گھری رہتی ہے اور جہاں بہت سے ممالک میں مذہبی آزادی کو کمزور کیا جارہا ہے ایک عظیم الشان معنی رکھتا ہے۔ ہمارے دفتر کا مقصد بھی واضح ہے کہ دنیا میں 'مذہبی آزادی' کی حفاظت کی جائے اور اس کو فروغ دیا جائے۔ مذہبی آزادی ایک بنیادی حق ہے۔ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ کینیڈا کا انسانی حقوق کے دفاع میں ایک اہم کردار رہا ہے۔ خواہ ان حقوق کا تعلق قانون سے ہو، جمہوریت سے ہو یا عورت اور مرد کی برابری سے ہو۔

موصوف نے کہا: آجکل ہم دیکھ رہے ہیں کہ مذہب کی بنیاد پر ظلم میں اضافہ ہورہا ہے اور کینیڈا کا اس ظلم کے خلاف اقدام اُٹھانا اور مظلوم کی آواز بننا بہت ضروری ہے۔ مذہبی آزادی کا مسئلہ مذہب کا نہیں بلکہ انسانیت کا مسئلہ ہے۔ اور ہمارے دفتر کا کام ان تمام مذاہب سے تعلق رکھنے والے ایسے لوگوں کی حفاظت کرنا ہے جو ظلم کا نشانہ بن رہے ہیں۔ انسانیت کی برتری ہمارے اعمال کا مرکز ہونی چاہئے۔ یہ عظمت ہر ایک انسان کو وراثت میں ملتی ہے کہ وہ آزادی، امن اور سکون سے عبادت کر سکے۔ اور آزادی سے کھلے عام اپنے مذہب کا پرچار کرسکے۔

موصوف نے کہا: جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے کہ آج تیسری مرتبہ مجھے جماعت احمدیہ کی کسی تقریب میں شامل ہونے کا موقع مل رہا ہے۔ اس موقع پر میں کہوں گا کہ ہم مذہبی آزادی کے ادارہ ہونے کی حیثیت سے احمدی مسلمانوں پر دنیا میں جہاں بھی مظالم کئے جارہے ہیں وہاں جماعت کے حق میں کھڑے ہوں گے۔ مجھے امید ہے کہ میں اس سال پاکستان جاؤں گا جہاں پر مذہبی آزادی کے حوالہ سے بات ہوگی۔ میرے لئے یہ بڑی خوشی کی بات ہوگی کہ میں وہاں جا کر انسانی حقوق کے اس اہم حصہ کے متعلق کینیڈا کی آواز اُن تک پہنچاؤں۔

موصوف نے کہا: اور آخر میں مَیں آپ لوگوں کو ڈیلٹا میں بیت الرحمان کی عظیم الشان کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میرے لئے اس خاص موقع پر برٹش کولمبیا میں آنا انتہائی خوشی کا باعث ہے۔

السلام علیکم۔

❁... **سینیٹر مبینہ جعفر سینیٹ آف کینیڈا** میں برٹش کولمبیا کی نمائندگی کرتی ہیں۔ موصوفہ سینٹ میں ایک ہیومن رائٹس کمیٹی کو بھی چیئر کرتی ہیں۔ موصوفہ پہلی مسلمان خاتون اور افریقہ میں پیدا ہونے والی پہلی سینیٹر ہیں۔ موصوفہ کا جماعت کے ساتھ پرانا تعلق ہے۔

موصوفہ نے کہا کہ وہ حضور انور اور جماعت احمدیہ کو اس خوشی کے موقع پر مبارکباد پیش کرتی ہیں۔

لبرل پارٹی آف کینیڈا کے لیڈر Justin Trudeau کا پیغام

موصوفہ نے اپنی پارٹی 'لبرل پارٹی آف کینیڈا' کے لیڈر Justin Trudeau کا درج ذیل پیغام پڑھ کر سنایا:

["حضور انور، معزز مہمانان اور پیارے دوستو! برٹش کولمبیا میں احمدیہ مسلم جماعت کی سب سے بڑی مسجد کے افتتاح کے موقع پر آپ کو مبارکباد پیش کرنا میرے لئے باعث عزت ہے اور میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو اس موقع کو رونق بخشنے پر خصوصی طور پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ نئی مسجد بیت الرحمان ہماری کمیونٹی بالخصوص برٹش کولمبیا اور بالعموم سارے کینیڈا کیلئے خوش آئند اضافہ ہے۔ جماعت احمدیہ کی یہ مسجد اس بات کی نمائندگی کرتی ہے کہ کینیڈا میں موجود مختلف ثقافتیں ایک ہی لڑی میں پروئی ہوئی ہیں۔ اس ملک کو آراستہ کرنے اور اسے مضبوطی فراہم کرنے پر ہم سب آپ کے شکر گزار ہیں۔ اس مسجد کی تعمیر کے ذریعہ سے اس جماعت نے ایک نئی عمارت کے علاوہ اور بھی بہت کچھ حاصل کیا ہے۔ یعنی لوگوں کو مشکل گھڑیوں میں ایک دوسرے کی مدد کرنے، اور اچھے وقتوں میں ایک دوسرے کی خوشیاں منانے کیلئے اکٹھا کیا ہے۔ اللہ کرے آپ سب آج کی اس افتتاحی تقریب سے لطف اندوز ہوں۔ اگرچہ مَیں آج آپ میں موجود نہیں ہوں لیکن آپ سب میری سوچ کا حصہ ہیں۔ آپ کو امن، محبت اور ہم آہنگی کا یہ دن مبارک ہو۔ جسٹن ٹروڈو۔"]

❁... ہماری اگلی مہمان سپیکر **Susan Fennell** ہیں۔ موصوفہ نے 1988ء میں اپنے سیاسی کیریئر کا آغاز کیا اور مختلف شعبہ ہائے زندگی میں خدمت کرتی رہیں۔ موصوفہ 2000ء سے بطور میئر آف برامپٹن کام کر رہی ہیں۔ موصوفہ قبل ازیں 2008ء میں کیلگری میں مسجد نور کی افتتاحی تقریب میں بھی شامل ہوچکی ہیں۔ موصوفہ نے السلام علیکم کے ساتھ اپنے ایڈریس کا آغاز کیا۔

موصوفہ نے اپنے ایڈریس میں کہا: برامپٹن شہر کی طرف سے اس خوبصورت اور عظیم الشان مسجد کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونا میرے لئے انتہائی فخر کا باعث ہے بالخصوص جب اس مسجد کا افتتاح حضور انور فرما رہے ہوں۔ مجھے امید ہے کہ برامپٹن میں بھی بہت جلد ایک مسجد بنے گی اور میں آپ سب کو وہاں پر مسجد کے افتتاح پر مدعو کرتی ہوں۔

موصوفہ نے کہا: کسی بھی کمیونٹی کے لئے اپنی عبادتگاہ کے افتتاح کے لمحات قابلِ فخر ہوتے ہیں۔ ڈیلٹا (برٹش کولمبیا) کا اس زبردست تقریب کی صورت میں خوشی منانے پر فخر محسوس کرنا بالکل بجا ہے۔ برامپٹن کے شہریوں کی جانب سے میں نہ صرف ڈیلٹا بلکہ تمام کینیڈا میں موجود احمدیہ مسلم کمیونٹی کو دلی طور پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ مسجد آئندہ نسلوں کیلئے امن، ایمان اور عالمی بھائی چارے کیلئے بطور مشعل کھڑی رہے گی اور احمدیہ مسلم کمیونٹی کے ماٹو 'محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں' کی عملی رنگ میں علامت بن کر رہے گی۔

موصوفہ نے اپنے ایڈریس کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں یادگار کے طور پر برامپٹن کے شہر کی طرف سے ایک پلیٹ (plaque) بطور یادگار پیش کی۔

❁... اس کے بعد **Hon.Judy Sgro ممبر آف پارلیمنٹ** نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوفہ نے 1987ء میں سیاست کے میدان میں قدم رکھا۔ 1988ء میں ٹورانٹو سٹی کونسلر منتخب ہوئیں۔ دسمبر 2003ء تا جنوری 2005ء Minister of Citizenship and Immigration کے طور پر کام کیا۔ موصوفہ کا جماعت کے ساتھ دیرینہ تعلق ہے۔

موصوفہ نے اپنے ایڈریس میں کہا: میرا اور میرے دیگر ساتھیوں کا یہاں آنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہم جماعت احمدیہ کی کس قدر عزت کرتے ہیں۔ آپ لوگ، آپ کے عقائد، آپ کا نمونہ دنیا کیلئے ایک مثال ہے۔ کینیڈا اور باقی ساری دنیا میں جتنی زیادہ مساجد بنیں گی اس قدر ہی دنیا میں امن قائم ہوگا جس کے ہم سب خواہاں ہیں۔ مجھے دلی خوشی ہے اور فخر ہے کہ مجھے حضور انور کی موجودگی میں جماعت احمدیہ کینیڈا کو برٹش کولمبیا میں سب سے بڑی مسجد بنانے پر مبارکباد پیش کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ جماعت احمدیہ کی بننے والی ہر مسجد گزشتہ مسجد سے بڑی ہوتی ہے۔ یہ جماعت احمدیہ کی ترقی کا ایک واضح ثبوت ہے۔ بے شک یہ صرف ایک عمارت نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسا مقام ہے جو انسان اور خدا کے درمیان محبت اور وفا کا ذاتی تعلق پیدا کرنے میں مددگار بنتا ہے۔ نیز یہ مسجد اس بات کی بھی علامت ہے کہ جماعت احمدیہ کا حصولِ امن اور تکمیلِ روحانیت کیلئے شوق غیر متزلزل ہے۔ وہ تمام لوگ جنہوں نے بحیثیت ایک ایماندار جماعت کے اس مسجد کی تعمیر میں حصہ لے کر اپنے مذہب اور ملک کیلئے وفاداری کی ایک اور مثال قائم کی قابلِ تعریف ہیں اور مبارکباد کے مستحق ہیں۔ آپ سب کو بہت مبارک ہو۔ اللہ کرے آپ اس ملک اور ساری دنیا کی رہنمائی کرتے رہیں۔

❁... اس کے بعد حال ہی میں منتخب ہونے والی **ممبر آف پارلیمنٹ Jinny Jogindera Sims** نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوفہ کے پاس Thomas Joseph Mulcair جو کہ اپوزیشن لیڈر ہیں کی طرف سے پیش کئے جانے والا سرٹیفیکیٹ بھی تھا۔

موصوفہ نے السلام علیکم کے ساتھ اپنے ایڈریس کا آغاز کیا۔ انہوں نے کہا: مجھے یہاں اس تقریب میں شامل ہو کر جس میں حضور انور، گورنمنٹ کے نمائندگان اور مختلف مذاہب کے نمائندگان موجود ہیں بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے۔

موصوفہ نے کہا: جب مسجد تعمیر ہو رہی تھی تو مَیں باقاعدگی سے یہاں سے گزرتی اور مسجد کو دیکھتی۔ لیکن آج جب مسجد میں آئی تو مسجد میں ایک خاص چمک دمک تھی اور انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی۔ مسجد دریا کے عین کنارے پر واقع ہے۔ عبادت کے لئے یہ ایک بہترین جگہ ہے۔ ہمارے لئے یہ لمحۂ فکریہ ہے کہ جامع اور مضبوط معاشرے کو کس طرح تعمیر کیا جائے۔ میرا خیال ہے ہم سب کو جماعت احمدیہ کے پیغام 'محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں' سے سبق سیکھنا چاہئے۔ اگر ہم سب اس پیغام پر حقیقی اور جامع رنگ میں عمل کرنا شروع کردیں اور اپنے درمیان موجود اختلافات کو نقطۂ ارتکاز بنانے کی بجائے ان چیزوں پر خوشیاں منائیں جو ہم میں ایک دوسرے کے ساتھ مشترک ہیں تو یہ دنیا ہمارے لئے اور ہمارے بچوں کیلئے ایک بہتر اور صحت افزا مقام بن جائے گی۔

موصوفہ نے کہا: آج کے دن جب ہم اس مقدس جگہ پر مل کر بیٹھے ہیں اور جماعت احمدیہ کے اس نئے گھر کو دیکھتے ہیں تو میرے ذہن میں حضور انور کے پیغام اور مسجد سے متعلقہ وہ تمام اقدار آرہی ہیں جن کے ساتھ یہ جماعت منسلک ہے۔ مَیں چاہتی ہوں کہ آج ہم میں سے ہر ایک یہاں سے سبق سیکھ کر جائے کہ امن کا قیام کس طرح ممکن ہوسکتا ہے اور کس طرح ایک ایسے جامع معاشرے کا قیام ممکن ہوسکتا ہے جس میں ہم اپنے درمیان موجود تفاوت کو برداشت کرنے والے ہوں تا کینیڈا مستقبل میں مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے اور ساری دنیا کے لئے مشعل بن جائے۔ نیز دنیا کی نگاہیں کینیڈا کی طرف ہوں جہاں ہم ایک دوسرے کو حقیقی بہن بھائیوں کی طرح قبول کرنے والے ہوں۔ مَیں آپ سب کو اس شاندار مسجد کے افتتاح پر مبارکباد دیتی ہوں۔ اب میں حضور انور کی خدمت میں سرٹیفیکیٹ پیش کروں گی جو میرے لئے انتہائی اعزاز کی بات ہے۔

❁... اگلے مہمان **Jim Karygiannis** تھے جو ممبر

نیواشوک جیولرز قادیان

New Ashok Jewellers

Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab

9815156533, 8054650500, 01872-221731

E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

آف پارلیمنٹ ہیں۔ موصوف نے 2010ء میں لاہور میں احمدی مساجد پر حملہ کے سلسلہ میں پارلیمنٹ میں مذمتی قرارداد پیش کی تھی جس کو ساری پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر منظور کیا تھا۔ موصوف نے السلام علیکم کے ساتھ اپنے ایڈریس کا آغاز کیا۔

موصوف نے کہا: آج ہم اس مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں لیکن ہم کو یہ بھی یاد ہے اور ہم ہرگز نہیں بھولیں گے اور نہ ہی بھول سکتے ہیں کہ اس جماعت پر بہت سی جگہوں پر ظلم ڈھائے جا رہے ہیں۔ لیبیا میں، مصر میں، انڈونیشیا میں، بنگلہ دیش میں اور سب سے بڑھ کر پاکستان میں اس کمیونٹی پر انتہائی مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ اگر پاکستان میں آپ احمدی ہیں تو اللہ تعالیٰ ہی آپ پر رحم کرے۔ آپ سخت مشکل میں ہیں۔ آپ گھر سے باہر نکلتے ہیں تو آپ کو علم نہیں کہ آپ اپنی منزل پر پہنچنے میں کامیاب ہوں گے بھی یا نہیں۔

موصوف نے کہا: قطع نظر اس کے کہ آپ کا کس خدا پر ایمان ہے اور آپ کس مذہب کے پیروکار ہیں اور آپ کا تعلق کس فرقہ سے ہے آپ کو مکمل طور پر عبادت کرنے کا بنیادی انسانی حق حاصل ہونا چاہئے۔ اس کے لئے ہم سب کو مل بہت زیادہ کوشش کرنی پڑے گی۔ ایک لمبے عرصہ تک بنیادی انسانی حقوق جس میں مذہب کی آزادی اور پریس کی آزادی شامل ہیں کو اہمیت نہیں دی گئی۔ کئی قومیں ایک لمبے عرصہ سے ان چیزوں پر توجہ نہیں دے رہیں۔ جی ایٹ (G8) اور جی ٹوئنٹی (G20) کا حصہ ہونے کی وجہ سے کینیڈا کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان ممالک کو جو بنیادی انسانی حقوق کی پاسداری نہیں کر رہے بتائے کہ اگر وہ اس کو جاری رکھیں گے تو ہمیں ان کے خلاف قدم اُٹھانا پڑے گا اور ہم ان تنظیموں یا اداروں سے رابطہ کریں گے جن کا یہ ممالک حصہ ہیں۔ جیسے پاکستان کامن ویلتھ کا حصہ ہے۔ ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ایسے ممالک جو بنیادی انسانی حقوق کی پاسداری نہیں کرتے ان تک ٹھوس پیغام پہنچے۔

موصوف نے آخر میں کہا: پارلیمنٹ کی طرف سے مَیں حضور انور کو مسجد کے افتتاح کیلئے کینیڈا میں تشریف آوری پر خوش آمدید کہتا ہوں۔

❁... اس کے بعد **Mr Rob Norris** نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف LegislativeAssembly of Saskatchewan کے ممبر ہیں۔ اپنے صوبہ میں بطور Minister of Advanced Education, Employment and Immigration بھی کام کیا ہے۔ موصوف نے بھی السلام علیکم کے ساتھ اپنے ایڈریس کا آغاز کیا۔

موصوف نے کہا کہ: Saskatchewan کی گورنمنٹ کی طرف سے مجھے اعزاز مل رہا ہے کہ مَیں اس خوبصورت مسجد کے افتتاح میں شامل ہو رہا ہوں۔ یہ مسجد برٹش کولمبیا کیلئے نئی ہے۔ Saskatchewan کو بہت سے لوگوں کی پشت پناہی حاصل ہے اور جماعت احمدیہ کی اعلیٰ اقدار Saskatchewan کے ماڈل کو مزید مضبوط کرتی ہیں۔ بالخصوص Saskatchewan کے احمدیوں کا ہمارے بچوں، ہماری فیملیز اور دیگر کئی شعبوں میں اہم کردار ہے۔ ’کینیڈا ڈے‘ کے موقع پر جماعت احمدیہ ایک خاص تقریب کا اہتمام کرتی ہے۔ یہ تقریب یقین دہانی کرواتی ہے کہ ہم سب ایک ہیں اور ساتھ مل کر کام کرنے کی کیا اہمیت ہے۔

موصوف نے آخر میں صوبہ کے پریمیئر (وزیرِ اعلیٰ) Brad Wall کی طرف سے مسجد کے افتتاح پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مبارکباد پیش کی۔

❁... اس کے بعد **Manmeet Singh Bhullar** نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ موصوف کو 28 سال کی عمر میں سب سے کم عمر Member of Alberta's Legislature ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ موصوف اس وقت Minister of Service for Alberta کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ نیز موصوف پگڑی کے ساتھ پہلے سکھ ہیں جن کو Alberta میں منسٹری کا عہدہ دیا گیا ہے۔

موصوف نے السلام علیکم کے ساتھ اپنے ایڈریس کا آغاز کیا اور کہا: حضور انور کی موجودگی میں سٹیج پر آکر کچھ کہنا میرے لئے انتہائی فخر کی بات ہے۔ یہ میری زندگی کا ایک اہم ترین لمحہ ہے اور اس کے لئے مَیں حضور انور کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مَیں تمام مکاتبِ فکر کے نمائندگان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جو ملک بھر سے جماعت احمدیہ کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کرنے کیلئے یہاں تشریف لائے ہیں۔

موصوف نے کہا: کینیڈا کی سب سے اچھی چیز ’آزادیٔ اظہارِ رائے‘ ہے۔ قبل اس کے کہ اقلیتوں کے حقوق کے لئے سیاسی طور پر آواز بلند کی جاتی کینیڈا کے قانون نے اقلیتوں کو آزادی مہیا کر دی۔ مجھے یاد ہے جب 1980ء کی دہائی میں میں چھوٹا تھا جب یہ بحث اُٹھی تھی کہ کیا سکھ RCMP (Royal Canadian Mounted Police) میں پگڑی پہن سکتے ہیں یا نہیں؟ اُس وقت بھی کینیڈا کے تمام اداروں نے حق کا ساتھ دیا۔ اس لئے کینیڈین شہری ہونے کے ناطے یہ ہمارا فرض ہے کہ کینیڈا میں موجود ان اعلیٰ اقدار کو ساری دنیا میں پھیلا دیں۔

موصوف نے کہا: پس جس طرح آپ لوگ کینیڈا کے ساتھ ہیں اسی طرح ہم سب آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ کی جماعت کینیڈا میں موجود مختلف کمیونٹیز تک رسائی کر کے انہیں مضبوط کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس لئے ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم آپ کا ساتھ دیں۔ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ آپ جماعت احمدیہ کے کسی بھی ممبر کے پاس جائیں تو آپ سے پیار اور محبت کے ساتھ پیش آئے گا جو ثابت کرتا ہے کہ اس جماعت کے لوگ دل کے سچے ہیں۔

موصوف نے اپنے ایڈریس کے آخر میں کہا کہ وہ اپنی پارٹی اور دیگر ساتھیوں کی طرف سے برٹش کولمبیا کی سب سے بڑی مسجد تعمیر کرنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

❁... اس کے بعد Vaughan شہر کی نمائندگی کرنے والی **Mrs Marilyn Iafrate** نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ موصوفہ نے السلام علیکم کے ساتھ اپنے ایڈریس کا آغاز کیا۔

موصوفہ نے کہا: میں حضور انور اور دیگر تمام افرادِ جماعت کو ڈیلٹا (بی۔سی) میں شاندار مسجد تعمیر کرنے پر دلی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ میں اس تقریب میں موجود ڈیلٹا اور برامپٹن کی میئر کے دیگر ایسے میئرز جن کے شہروں میں جماعت احمدیہ کی مساجد بن رہی ہیں ان کو بتانا چاہتی ہوں کہ آپ کے شہروں میں جماعتِ احمدیہ کا موجود ہونا آپ کے لئے ایک خوش قسمتی ہے۔ بطور سیاستدان کے منتخب ہونے سے قبل بھی کافی سال تک میں نے جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر کام کیا ہے۔ یہ غیر معمولی لوگ ہیں۔ یہ لوگ اپنی کمیونٹی اور کینیڈا کیلئے اَن تھک محنت اور جانفشانی سے کام کرنے والے لوگ ہیں۔ مَیں ان کی نمائندگی کرتے ہوئے فخر محسوس کرتی ہوں۔ آخر میں ایک مرتبہ پھر مَیں آپ کو مسجد پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ امید ہے آپ کی مساجد میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

❁... اس کے بعد مسی ساگا کے سٹی کونسلر **Ron Starr** نے اپنا مختصر ایڈریس پیش کیا۔ موصوف مسی ساگا سے اس تقریب میں شرکت کرنے کیلئے حاضر ہوئے تھے۔ موصوف نے اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں سرٹیفیکیٹ بھی پیش کیا۔ موصوف نے ’السلام علیکم‘ سے اپنے ایڈریس کا آغاز کیا۔

موصوف نے کہا: ہم نے مسی ساگا میں 18 مئی کو ’احمدیہ ڈے‘ قرار دیا ہے۔ مسی ساگا کے میئر Hazel McCallion، سٹی کونسل اور مسی ساگا کے شہریوں کی طرف سے مَیں کہنا چاہوں گا کہ ہمیں بہت خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ جو ایک فعال جماعت ہے مسی ساگا کا بھی حصہ ہے۔ اب یہاں پر مساجد تعمیر کرنے کی دوڑ شروع ہو چکی ہے۔ میری خواہش تھی کہ مسی ساگا کی میئر اس تقریب میں شامل ہوتیں اور اعلان کرتیں کہ ہم مسی ساگا میں سب سے بڑی مسجد تعمیر کریں گے۔

موصوف نے کہا: مجھے اس تقریب میں شامل ہو کر انتہائی خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ یہاں پر آکر محسوس ہوتا ہے کہ آپ کے ہاں ’امن‘ ہے۔ آپ کے ہاں امید کی کرن نظر آتی ہے اور اس بات کا امکان نظر آتا ہے کہ ہم سب لوگ اکٹھے مل کر قیامِ امن کا حصول ممکن بنا سکتے ہیں۔ امن و سلامتی ہمیشہ آپ کے ساتھ ہو۔

اس کے بعد موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مسی ساگا کی طرف سے ایک سرٹیفیکیٹ پیش کیا۔

❁... اس تقریب کے آخری مہمان کے ایڈریس کے بعد مکرم امیر صاحب کینیڈا ملک لال خان صاحب نے پورے ملک سے تشریف لائے ہوئے تمام شرکاء مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ ہمیں اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر کینیڈا بھر سے مبارکباد کے بیسیوں پیغامات موصول ہوئے ہیں جس کیلئے ہم ان سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

❁... امیر صاحب نے کہا کہ یہاں یہ مسجد قومی اتحاد اور بھائی چارے کی علامت ہے۔ مسجد بیت الرحمان اور ہماری دیگر مساجد جو دنیا بھر میں تعمیر کی جاتی ہیں روشنی کی کرن اور امن کا گہوارہ ہیں۔ ہم اختلافات کو ورے رکھتے ہوئے دنیا میں موجود تمام کمیونٹیز کو انسانیت کی خاطر کام کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ آج کے دور میں اتحاد کی سخت ضرورت ہے۔ ہم دنیا میں امن، اتحاد، بھائی چارہ اور عدل و انصاف کا قیام چاہتے ہیں۔

❁... مکرم امیر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تعارف پیش کرتے ہوئے کہا کہ مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسلامی دنیا کے ایک ممتاز رہنما ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی تقاریر، کتب، خطبات اور انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ عالمی امن اور بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دے رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس وقت دنیا کے تمام رہنماؤوں کو عالمی امن کے قیام کی طرف مسلسل توجہ دلا رہے ہیں اور دنیا جس نہج پر چل رہی ہے اس کے خطرناک نتائج کے متعلق انتباہ کر رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قبل ازیں برسلز میں یورپین پارلیمنٹ اور واشنگٹن میں کیپیٹل ہل میں خطابات فرما چکے ہیں۔ کینیڈا کے وزیرِ اعظم سٹیفن ہارپر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ”Courageous Champion of Religion Freedom and Peace“ کہا ہے۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خطاب فرمانے کی درخواست کی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈائس پر تشریف لائے اور خطاب فرمایا۔

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر مَیں اعلان کرتا ہوں کہ یہ مسجد تمام لوگوں میں قطع نظر اس کے کہ وہ احمدی ہیں یا غیر احمدی، مسلمان ہیں یا غیر مسلم پیار، امن اور بھائی چارہ پھیلانے کا ذریعہ ثابت ہوگی۔ تمام مذاہب کے لوگوں کیلئے ہماری مسجد کے دروازے کھلے رہیں گے کیونکہ یہ مسجد خدا تعالیٰ کی بنی نوع انسان کیلئے رحمانیت کے اظہار کا ذریعہ ہے۔

***

آج کی دنیا کو اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ تمام مذاہب کے ماننے والے اور وہ لوگ بھی جن کا مذہب پر ایمان نہیں ہے اکٹھے ہو جائیں۔ تمام قوموں اور نسلوں کا متفقہ مقصد کے لئے اس دنیا کو تباہی سے بچانے کی خاطر اکٹھا ہونا انتہائی ضروری ہے۔

***

عالمی جنگ کے آثار مسلسل افق پر نمودار ہو رہے ہیں اور اس جنگ کے تباہ کن نتائج سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اُس واحد خدا سے استدعا کی جائے جو اپنی مخلوق کے لئے رحمان ہے۔ میری دعا ہے کہ دنیا اس خدا کی طرف جھک جائے۔

مسجد بیت الرحمن۔ وینکوور برٹش کولمبیا کے افتتاح کے موقع پر منعقدہ خصوصی تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

(وینکوور کینیڈا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع افتتاحی تقریب مسجد بیت الرحمان، ڈیلٹا (برٹش کولمبیا)

❁ ... **تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** تمام معزز مہمان کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور برکتیں آپ پر نازل ہوں۔ سب سے پہلے مَیں آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ آپ نے ہماری دعوت قبول کی اور وینکوور کی مسجد کے افتتاح کی تقریب میں ہمارے ساتھ شامل ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دنیاوی تعلقات کے پیشِ نظر لوگ دوسروں کو اپنی معاشرتی اور سماجی تقریبات میں بلاتے رہتے ہیں اور لوگوں کو جب ایسی تقریبات میں بلایا جاتا ہے تو بالعموم وہ دعوت قبول بھی کر لیتے ہیں ماسوائے اس کے کہ شامل نہ ہونے کی کوئی خاص وجہ ہو۔ درحقیقت تمام اقوام، نسلوں اور مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لئے ایسی تقریبات میں شرکت کرنا روزمرہ کی بات ہے۔ لیکن غیر مسلموں کے لئے ایک مذہبی اور اسلامی تقریب میں شامل ہونا ان کے اندر موجود برداشت کا ایک واضح ثبوت ہے اور ان کی دوسروں کے متعلق جاننے اور دوسروں کے ساتھ دوستی کا تعلق پیدا کرنے کی دلی خواہش کو ظاہر کرتا ہے۔ آج کی تقریب بھی خالصتاً ایک مذہبی تقریب ہے۔ جہاں ہم سب لوگ مسجد کے افتتاح کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ اس صوبہ کی یہ پہلی مسجد ہے جو ایک خاص مقصد کے لئے تعمیر کی گئی ہے اور اس کا افتتاح ہمارے لئے خوشی و مسرت کا باعث ہے۔ امرِ واقعہ تو یہ ہے کہ آپ سب لوگوں کا آنا اور ہماری خوشی میں شامل ہونا ہمیں آپ کا زیادہ مشکور کرتا ہے بہ نسبت اس کے کہ آپ کسی روزمرہ کی غیر مذہبی یا کوئی سماجی و معاشرتی تقریب میں شریک ہوتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے امید ہے اور میری دعا ہے کہ اس مسجد کی تعمیر سے اس علاقہ کے لوگوں کے ساتھ ہمارے تعلقات میں اضافہ ہوگا۔ نیز مَیں امید کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ بعض غیر مسلموں کے اسلام کے متعلق خدشات اور تحفظات بھی دور ہو جائیں گے۔ اور آپ سب لوگ ہمارے مذہب کی حقیقی اور خوبصورت تصویر دیکھ پائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان چند الفاظ کے ساتھ میں آپ کو اختصار کے ساتھ مسجد کے معانی اور مقاصد کے متعلق بتانا چاہوں گا۔ لفظ 'مسجد' ایک عربی لفظ

ہے جس کا انگریزی میں لفظ mosque کے ساتھ ترجمہ کیا جاتا ہے۔ لیکن انگریزی لفظ 'mosque' عربی لفظ 'مسجد' کے معانی و مقاصد کو بیان کرنے میں صحیح انصاف نہیں کر پاتا۔ اس لئے میں لفظ 'مسجد' کے حقیقی معانی بیان کرنا چاہوں گا۔

مسجد کے لفظی معانی 'عبادت کی جگہ' کے ہیں۔ یعنی ایسی جگہ جہاں پر لوگ خدا تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمام مساجد اُسی کی ہیں یعنی اُس کی ملکیت میں ہیں۔ مساجد بے شک مادی طور پر انسانوں کے ذریعہ تعمیر کی جاتی ہیں لیکن ایک حقیقی مسجد یعنی ایسی مسجد جو خالصتاً خدا کی خاطر تعمیر کی گئی ہے اس کے دروازے تمام ایسے لوگوں کے لئے کھلے رہتے ہیں جو امن اور سکون کی ضمانت دیتے ہوں اور ان مساجد میں قادرِ مطلق خدا کی عبادت کے لئے آنا چاہتے ہوں۔

اس چیز کا عملی نمونہ ہمیں اپنے پیارے آقا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے بھی ملتا ہے۔ ایک مرتبہ نجران سے عیسائیوں کا ایک وفد مدینہ آیا۔ جب ان کی عبادت کا وقت ہوا تو وہ اضطراب کے ساتھ ایسی جگہ کی تلاش کرنے لگے جہاں وہ عبادت کر پاتے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی پریشانی دیکھ کر فرمایا کہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور فرمایا کہ وہ مدینہ میں ہماری مسجد میں عبادت کر سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کے دَور میں غیر مسلم دنیا میں لوگوں کا ایک بڑا حصہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کرتا ہے کہ نعوذ باللہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیگر مذاہب کے متعلق شدت پسندانہ طریق اپنایا تھا۔ اسلام اور بانیٔ اسلام کے خلاف بے انتہا پراپیگنڈہ کیا گیا ہے۔ ایک طرف تو اسلام کے مخالفین مذہب سے خوفزدہ ہیں اور دوسری طرف وہ بانیٔ اسلام پر حملہ کرنے کی غرض سے ان کے خلاف انتہائی بیہودہ، غیر مہذب اور نفرت آمیز اعتراضات کرتے ہیں۔ وہ یہ سب اس لئے کرتے ہیں کہ وہ اصل تاریخ سے بے خبر ہیں اور انہیں اسلام کی حقیقی اور بے داغ تعلیمات سے آگاہی حاصل نہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمانوں کے بعض گروہوں کے شدت پسندانہ اعمال ہی اس نفرت اور فکرمند حالت کو پیدا کرنے کا موجب ہوئے ہیں۔ تاہم یہ بات بھی واضح رہے کہ یہ نام نہاد مسلمان ایسے اعمال اس لئے بجالاتے ہیں کہ وہ اسلام کی حقیقی تعلیمات اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ سے دور جا چکے ہیں۔ نجران سے آنے والے عیسائیوں کے وفد کے لئے کئے گئے انتظامات کے حوالہ سے مَیں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمدلی کی مثال دے چکا ہوں۔ مَیں اب آپ کے سامنے قرآن کریم کی 'امن' کے متعلق تعلیم کو رکھوں گا۔ سورۃ بقرہ کی آیت 15 میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

"اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جس نے منع کیا کہ اللہ کی مسجد میں اس کا نام بلند کیا جائے اور انہیں ویران کرنے کی کوشش کی؟"

یہ ایک واضح حکم ہے کہ ایک حقیقی مسجد کے دروازے ہمیشہ تمام لوگوں کے لئے کھلے رہیں گے جو خدائے تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہتے ہوں۔ اس لئے ایک حقیقی مسلمان اتنا ظالم کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ کسی کو خدا تعالیٰ کی عبادت سے روکے۔ اگر اسلام کی عظیم الشان تعلیمات کا جائزہ لیں تو اس کے خوبصورت پہلوؤں سے ہمیشہ روشنی اور نور ہی افشاں ہوتا ہے۔ جب بھی مَیں نے ایسے لوگوں کو جو اسلام کی اصل اور خوبصورت تعلیمات سے آگاہ نہ تھے اسلامی تعلیمات کا تعارف کروایا تو وہ سچ جان کر حیرت زدہ ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ بدقسمتی سے مسلمانوں کا ایک گروہ ایسا بھی ہے جو اپنے یکسر غلط اعمال کی وجہ سے اسلام کی عظمت اور خوبصورتی اجاگر کرنے کی بجائے اس کے متعلق خوف پیدا کر رہے ہیں۔ وہ جو کچھ بھی کر رہے ہیں وہ سخت مذمت کے لائق ہے۔ اسلامی تعلیمات تو پیار، محبت اور امن ہیں۔ یہ صرف الفاظ نہیں ہیں بلکہ ایک حقیقت ہے۔ میں یہ واضح کر دوں کہ جو لوگ اپنے بداعمال کے ذریعہ اسلام کا نام بگاڑتے ہیں وہ محض ذاتی مفادات اور خودغرضی کی بناء پر ایسا کرتے ہیں۔ میں یہ بھی واضح کر دوں کہ اسلام کا شدت پسندی، دہشت گردی اور ظلم کے ساتھ قطعی کوئی تعلق نہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں کہیں بھی قرآن کریم میں سختی کی تعلیم دی گئی ہے تو اس کے جواز اور وجوہات بھی وضاحت کے ساتھ بیان فرمادی گئی ہیں۔ جہاں کہیں بھی ایسے احکام دیئے گئے وہ دنیا میں صرف مستقل امن و سلامتی کے قیام کے ذرائع کے طور پر ہیں۔ جب قرآن کریم نے مسلمانوں کو اپنے دفاع کیلئے جنگ کی اجازت دی تو وہ اجازت تمام مذاہب اور تمام لوگوں کی حفاظت کی خاطر دی گئی اور تاریخ اس پر گواہ ہے۔

قرآن کریم کی سورۃ الحج کی آیت 40 میں ہے کہ مسلمانوں کو دشمنوں کے ظلم و ستم کی بنا پر اپنے دفاع کے لئے جنگ کی اجازت دی گئی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

’’ان لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جا رہا ہے (قتال کی) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے۔ اور یقیناً اللہ ان کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔‘‘

ہمیں اس اجازت کا پس منظر اور اس وقت کے حالات کو سمجھنا چاہئے۔ مسلمانوں نے قیامِ امن کے لئے ہر ممکن کوشش کی اور ہر قسم کی قربانی دی۔ مسلمانوں نے انتہائی سفّاکانہ ظلم اور بربریت کو برداشت کیا۔ ان کے خلاف جنگ کا اعلان کیا گیا اور ان کو ان کے گھروں سے نکالا گیا۔ غرضیکہ مخالفینِ اسلام ظلم و بربریت کی ہر لحاظ سے تمام حدیں عبور کر چکے تھے۔ یہ وہ نازک لمحہ تھا جب اللہ تعالیٰ نے دفاعی جنگ لڑنے کی اجازت عطا فرمائی اور اس کے ساتھ مسلمانوں کی نصرت کا وعدہ بھی فرمایا۔ دنیاوی لحاظ سے مخالف فریق کے مقابلہ میں مسلمان بہت کمزور اور بے یار و مددگار تھے لیکن اس حقیقت کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ نے جو تمام قدرتوں کا مالک ہے مسلمانوں کے ساتھ نصرت اور فتح کا وعدہ فرمایا۔ تاریخ ثابت کرتی ہے کہ ایسا ہی ہوا۔ کفارِ مکّہ کے پاس ایک طاقتور اور ضخیم فوج تھی جو وافر سامانِ حرب سے پوری طرح لیس تھی۔ مسلمانوں کی فوج تعداد میں ان کا تیسرا حصہ تھی اور شاید ہی ان کے پاس کوئی جنگی ساز و سامان تھا۔ اتنے عظیم الشان فرق کے باوجود بھی مسلمانوں نے دشمنوں کو ایک معجزانہ شکست سے دوچار کیا۔ کیونکہ وہ سچ کی خاطر لڑ رہے تھے تا امن کا قیام اور ظلم کا خاتمہ کر پائیں۔ پس اسی لئے ان کو اجازت دی گئی تھی اور اللہ تعالیٰ کی مدد ان کے ساتھ تھی۔

اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر بیان فرما دیا کہ اگر یہ ظلم کا خاتمہ نہ ہوتا تو ہر مذہب کفار کے ظلم و ستم کا نشانہ بنتا۔ قرآنِ کریم فرماتا ہے:

’’وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع اُن میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے۔ اور یقیناً اللہ ضرور اُس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔‘‘

یہ آیت واضح طور پر بتاتی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ دفاعی جنگ کی اجازت نہ دیتا تو نہ کوئی مذہب محفوظ رہتا اور نہ ہی کوئی عبادتگاہ۔ نہ مندر، نہ کلیسا، نہ یہودیوں کے معبد خانے اور نہ ہی مساجد خطرہ سے خالی ہوتیں۔ بلکہ مخالفین ان کو تباہ و برباد کر دیتے اور کسی مذہب کے آثار نہ بچتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کسی کو اس کے مذہب کی وجہ سے نشانہ بنانا ایک گھمبیر اور خطرناک جرم ہے اور اس چیز کو وہ سخت ناپسند کرتا ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے بعض خاص حالات میں ایسے لوگوں کو طاقت کے ذریعہ روکنا جائز قرار دیا گیا ہے۔

یہاں پر ایک اور بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ جس آیت کا میں نے حوالہ دیا ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ صرف مساجد کی حفاظت کی خاطر طاقت کا استعمال ہونا چاہئے۔ بلکہ دیگر مذاہب کی عبادتگاہوں کے نام پہلے لئے گئے اور آخر میں مساجد کا ذکر کیا۔ پس مَیں ایک مرتبہ پھر واضح کر دوں کہ جب مسلمانوں کو کفّار کے خلاف جنگ کی اجازت دی گئی تو یہ محض اسلام کے دفاع اور اسلام کی حفاظت کی خاطر نہیں تھی بلکہ اس کا مقصد تمام مذاہب اور تمام عبادتگاہوں کی حفاظت کرنا تھا۔ ایک لحاظ سے یہ کہنا درست ہے کہ مذہبی آزادی کے حوالہ سے پہلا قانون قرآن کریم نے ہی بیان فرمایا ہے اور اس کا براہِ راست تعلق مسجد کے ساتھ ہے۔ بالفاظِ دیگر جب بھی نئی مسجد بنتی ہے تو مذہبی آزادی کا ایک نیا باب کھلتا ہے۔ یہ نہ صرف مذہبی آزادی دیتی ہے بلکہ تمام مذاہب کی حفاظت کا بھی حکم دیتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں مَیں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ کینیڈا کا شمار ان چند ممالک میں ہوتا ہے، شاید دوسرا یا تیسرا ملک ہوگا جس نے باقاعدہ طور پر مذہبی آزادی کیلئے ایک دفتر کا قیام کیا ہے۔ میرے نزدیک اس عمدہ قدم اُٹھانے پر کینیڈا کی حکومت قابلِ تعریف ہے اور مبارکباد کی حقدار ٹھہرتی ہے۔ یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ کینیڈا ملک کے اندر اور ملک سے باہر بھی وہ چیز حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے جس سے خدا تعالیٰ جو زمین و آسمان کا خالق ہے خوش ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم احمدی مسلمان اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے بانی اس دَور کے امام ہیں جو اسلام کی حقیقی تعلیمات کی تجدید کرنے کے لئے آئے تھے۔ اس وجہ سے ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ہم احمدی ہی ہیں جو اسلام اور قرآن کریم کی اصل تعلیمات پر عمل کرنے والے ہیں۔ ہم ساری دنیا کو اسلام کی خالص اور اعلیٰ تعلیمات سے روشناس کروانے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ پس ہم کینیڈا حکومت کی اس کوشش کی مکمل حمایت کرتے ہیں اور دنیا میں مذہبی آزادی کے قیام کے لئے ان کی کوششوں میں مکمل تعاون کریں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم صرف اُسی بات کی تبلیغ کرتے ہیں جس پر ہم خود عمل کرتے ہیں۔ اور اس کا ہم عملی رنگ میں مظاہرہ بھی کر چکے ہیں جیسا کہ مذہبی آزادی کے اس دفتر کا ہمارے مرکز پیس ویلج اونٹاریو میں آغاز کیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ مجھے خوشی ہے کہ Dr Andrio Bennett جو اس وقت ہمارے ساتھ موجود ہیں اس ادارہ کے پہلے ایمبیسیڈر مقرر ہوئے ہیں۔ اس تقریب سے پہلے میری اُن سے ملاقات ہو چکی ہے جب یہ لندن میں پیس سمپوزیم جس کا ہم ہر سال انعقاد کرتے ہیں میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے۔ میں نے دیکھا ہے کہ یہ کشادہ دل اور دوست پرور ہونے کے ساتھ ساتھ اس ذمہ داری کو بھرپور طریق پر ادا کرنے کے لئے بھی پُرجوش اور پُرعزم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا یہ عزم ہمیشہ برقرار رکھے۔

میری یہ بھی دعا ہے کہ کینیڈا کی حکومت اور کینیڈا کے لوگ ان تمام افعال کو اپنا لیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں۔ میری دعا ہے کہ یہ اپنے آپ کو ان اعمال سے بچائے رکھیں جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنتے ہیں تا کہ اس عظیم قوم پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی بارش ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب مَیں پھر دوبارہ اس مسجد کے متعلق کچھ کہنا چاہوں گا۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا اس شہر، علاقہ بلکہ پورے ملک کے لوگ اپنے دل و دماغ میں پیدا ہونے والے شکوک و شبہات اور پریشانی کو مکمل طور پر دور کر دیں۔ اس مسجد سے خوفزدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ مسجد صرف پیار، محبت اور بھائی چارہ کا پیغام دیتی ہے اور یہ مسجد امن و ہم آہنگی کی ضامن ثابت ہوگی۔ اس مسجد کا نام ’بیت الرحمان‘ رکھا گیا ہے۔ لفظ ’رحمان‘ خدا تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے اور اس کی ایک صفت ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات اور تمام اقوام قطع نظر اس کے کہ ان کا تعلق کس نسل اور مذہب سے ہے کے لئے مشفق اور رحیم ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور شفقت کی وجہ سے ہے کہ آج کی مادہ پرست دنیا میں جہاں لوگوں کی اکثریت اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا نہیں کر رہی وہ اپنی تمام مخلوق کو عطا کرتا چلا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی صفات اپنانے کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ ایک سچے مسلمان کے لئے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے لئے مشفق اور رحمدل ہونا ضروری ہے۔ دوسروں کو غم اور تکلیف دینے کی بجائے مسلمان کو ان کی مدد کرنی چاہئے۔ ایک مسلمان صرف رحمدل اور شفیق ہونے کے ذریعہ ہی خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کو سمیٹنے والا بن سکتا ہے۔ یہ واضح ہے کہ ایک سچے مسلمان کے لئے دوسرے کے خلاف ظلم میں حصہ لینا اور فساد برپا کرنا ناممکن ہے۔ ایک سچے مسلمان کے لئے ایک مسجد کو خوف اور نفرت کی جگہ بنا دینا اور لوگوں کو اس سے دور کر دینا ناممکن ہے۔ بلکہ اس کے برعکس چونکہ مسجد میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے اور یہ امن اور سلامتی کا پیغام دیتی ہے۔ مسجد تو ایسی جگہ ہے جو مقناطیس کی طرح لوگوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر مَیں اعلان کرتا ہوں کہ یہ مسجد تمام لوگوں میں قطع نظر اس کے کہ وہ احمدی ہیں یا غیر احمدی، مسلمان ہیں یا غیر مسلم پیار، امن اور بھائی چارہ پھیلانے کا ذریعہ ثابت ہوگی۔ تمام مذاہب کے لوگوں کیلئے ہماری مسجد کے دروازے کھلے رہیں گے کیونکہ یہ مسجد خدا تعالیٰ کی بنی نوع انسان کیلئے رحمانیت کے اظہار کا ذریعہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں یہ بھی بتا دوں کہ اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ احمدی مسلمانوں کی وسیع تر معاشرہ میں ذمہ داریوں میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ مقامی احمدیوں کو ہر کلیسا، گرجا گھر اور ہر عبادتگاہ کی حفاظت کرنے کیلئے ہمیشہ تیار رہنا چاہئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ غیر احمدی خود اس بات کا مشاہدہ کریں گے اور محسوس کریں گے کہ جب بھی ان کو کسی چیز کی ضرورت یا مدد چاہئے ہوگی تو احمدی ہی ان کے مدد کرنے کے لئے اور تمام لوگوں کی عبادتگاہوں کی حفاظت کرنے کے لئے سب سے آگے ہوں گے۔

میں امید کرتا ہوں اور میری دعا ہے کہ آپ کا میری باتوں پر جو میں نے آج کی ہیں پختہ یقین قائم ہو جائے اور آپ پر اسلام کی خوبصورتی اور اس کی خوبصورت تعلیمات واضح ہو جائیں۔ درحقیقت یہی اسلام ہے جو تمام بنی نوع انسان کے لئے روشنی کی کرن ہے اور جس پر جماعت احمدیہ عمل پیرا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کی دنیا کو اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ تمام مذاہب کے ماننے والے اور وہ لوگ بھی جن کا مذہب پر ایمان نہیں ہے اکٹھے ہو جائیں۔ تمام قوموں اور نسلوں کا متفقہ مقصد کے لئے اس دنیا کو تباہی سے بچانے کی خاطر اکٹھا ہونا انتہائی ضروری ہے۔ تمام امن پسند لوگوں کو جہاں بھی ظلم ہو رہا ہے اس کی مضبوطی کے ساتھ روک تھام کیلئے لازماً اکٹھا ہونا پڑے گا۔ ہر ایک کو اپنے دلوں سے عداوت، بغض اور نفرت ختم کرنا ہوگی ورنہ یہ عداوتیں بھڑک اُٹھیں گی اور دنیا کی تباہی کا موجب ہوں گی۔ عالمی جنگ کے آثار مسلسل افق پر نمودار ہو رہے ہیں اور اس جنگ کے تباہ کن نتائج سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اُس واحد خدا سے استدعا کی جائے جو اپنی مخلوق کے لئے رحمان ہے۔ میری دعا ہے کہ دنیا اس خدا کی طرف جھک جائے۔

آخر میں ایک مرتبہ پھر مَیں آپ سب کا وقت نکال کر ہماری اس خوشی میں شریک ہونے پر دلی طور پر مشکور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر فضل فرمائے۔ شکریہ۔]

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ایک بج کر دس منٹ تک جاری رہا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب ختم ہوا تمام مہمان کھڑے ہو گئے اور کافی دیر تک تالیاں بجاتے رہے۔

بعد ازاں حضور انور نے دعا کروائی۔

دعا کے بعد تمام مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

کھانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’خدا کی قدیم سے عادت ہے کہ صابروں کے سب کام وہ آپ کرتا ہے اور بے صبری سے ابتلاء پیش آتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد سوئم صفحہ ۴۸۵)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

راہ شفقت مہمانوں سے ملے۔ مہمان باری باری حضور انور کے پاس آتے، گفتگو کرتے اور درخواست کر کے تصویر بنواتے۔ ہر ایک حضور انور سے ملنے کے لئے بیتاب تھا۔

بعد ازاں دو بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر میں تشریف لے آئے۔

دو معزز مہمانوں کی حضور انور سے ملاقات

❁... پروگرام کے مطابق ممبر پارلیمنٹ Jim Karygiannis نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف پایا۔

موصوف نے عرض کیا کہ ایک ایسا انٹرنیشنل گروپ بنانا چاہیے جو مختلف ممالک کے سیاستدانوں پر مشتمل ہو۔ یہ سب مل کر احمدیہ ایشو پر حکومت پاکستان کے لیڈران سے بات کریں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یو کے پارلیمنٹ میں اور یورپی یونین میں ایسے گروپ بنے ہوئے ہیں۔ ان سے رابطہ کریں، ان تنظیموں سے رابطہ رکھیں جو پہلے سے قائم ہیں۔ ان سے رابطہ کرنے میں کوئی روک نہیں ہے۔

سے ملنے کی سعادت پائی۔

موصوف نے کہا میں آج حضور انور کے خطاب سے بہت متأثر ہوا ہوں اور حضور انور کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

موصوف نے کہا مجھے علم ہے کہ آپ کی مخالفت پاکستان، بنگلہ دیش، انڈونیشیا، قاذقستان، قرغیزستان اور بلغاریہ وغیرہ میں ہورہی ہے۔ ترکی میں اس وقت کیا پوزیشن ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: ترکی میں اب بہتر ہے۔ ترکی میں ہماری رجسٹریشن ہوچکی ہے۔

مصر کے حالات کا ذکر ہوا تو حضور انور نے فرمایا: مصر میں اور دوسرے مسلمان عرب ممالک میں ہمارے لئے پرابلم ہیں اور روکیں ہیں۔ اب مصر میں اخوان المسلمین اور سلفی آ گئے ہیں اور شدّت پسندی کی طرف جارہے ہیں۔

بلاسفمی لاء کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اس وقت اس کو Touch کرنے کا فائدہ نہیں ہے۔ کوشش یہ ہونی چاہیے کہ بغیر مذہب کی تمیز کے ایک ہی ووٹنگ لسٹ ہو اور سب کے لئے برابر ہو۔ مذہب کا کوئی سوال نہ ہو۔

موصوف کے استفسار پر حضور انور نے فرمایا: میرا سفر اچھا گزرا ہے اس دفعہ ٹورانٹو جانے کا موقع نہیں ملا۔ پاکستان میں الیکشن کے حوالہ سے بھی موصوف نے تبادلہ خیال کیا۔

❁... اس کے بعد Dr. Andrew P.W. Bennett جو کینیڈا میں مذہبی آزادی کے ادارہ کے پہلے ایمبیسڈر ہیں۔ ان کے ادارہ کا نام The Office Of Religious Freedom ہے۔ انہوں نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت پائی۔

یہ ملاقات دو بج کر 40 منٹ تک جاری رہی۔

بعد ازاں تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الرحمن'' میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے اور پونے چار بجے اپنی رہائشگاہ پر پہنچے۔

(باقی آئندہ)

(الفضل انٹرنیشنل ۱۹ جولائی ۲۰۱۳ء)

سیکرٹری اصلاح وارشاد متوجہ ہوں

کیا آپ نے اس ماہ اصلاحی کمیٹی کا اجلاس منعقد کر کے اس کی رپورٹ دفتر اصلاح وارشاد میں بھجوادی ہے۔

(نظارت اصلاح و ارشاد قادیان)

براہ کرم آپ ہم سے رابطہ فرمائیں۔

اگر آپ نے کبھی کوئی کتاب یا مقالہ لکھا ہے تو درخواست ہے کہ اوّلین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔

''شعبہ تاریخ'' ایسی تمام کتب/ اخبارات ورسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889ء سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔

درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔ اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔ آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔

جزاکم اللہ خیراً۔

ضروری کوائف: کتاب کا نام: مصنف/مرتب/مترجم کا نام: ایڈیشن: مقام اشاعت: تاریخ اشاعت: ناشر/ طابع: تعداد صفحات، زبان، موضوع۔

برائے رابطہ ایڈریس و فون نمبرز: صدر کمیٹی شعبہ تدوین، تاریخ احمدیت بھارت

سول لائن قادیان ضلع گورداسپور۔143516 (پنجاب)

فون نمبرز، (دفتر) 01872-220029 (گھر) 01872-221647

(موبائل) 0091-987637-6447 فیکس: 01872-220105

ای میل: tadwinetareekh@gmail.com

(شعبہ تاریخ احمدیت بھارت)

اعلان برائے تصحیح:

مکرم جناب محمد یوسف خاں صاحب مقیم سرینگر کشمیر تحریر کرتے ہیں کہ ان کے والد محترم کا اسم گرامی (حضرت) غلام رسول خان صاحب (رضی اللہ عنہ) تھا۔ لہٰذا جہاں کہیں یہ نام درست شائع نہیں ہوا وہاں اس نام کی درستی کر لی جائے۔ حضرت غلام رسول خان صاحب رضی اللہ عنہ موضع مانلو شوپیاں کے رہنے والے تھے۔ ابتدائی صحابی اور پرجوش مبلغ تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کیلئے اپنے وطن سے قادیان تشریف لائے تھے اور دستی بیعت سے مشرف ہوئے تھے۔ ۱۹۲۵ میں آپ کی وفات ہوئی اور آبائی وطن مانلو میں ہی تدفین ہوئی۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرماتا چلا جائے۔ اور ان کی اولاد و احفاد کو بھی اپنے بے شمار فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا چلا جائے۔ آمین۔

(محمد حمید کوثر۔ صدر شعبہ تدوین تاریخ احمدیت بھارت)

''**ہر احمدی خاص توجہ کرے** کہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی ہے تا کہ اللہ کے فضلوں کو سمیٹنے والا ہو، برائیوں سے بچنے والا ہو، خدا کے حکموں پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش کرنے والا ہو۔ اگر آپ نے ان باتوں پر عمل کرلیا تو آپ کی اولادیں محفوظ ہو جائیں گی، آپ کے گھر برکت سے بھر جائیں گے۔ آپ کی جماعت کی ترقی کی رفتار کئی گنا ہو جائے گی''۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Contact For: MARBEL, TILE FITTING, GRANIDE POLISHING & ALL KINDS OF PAINTING

مار بل فٹنگ، ٹائل فٹنگ، گرینائیڈ کی رگڑائی، بلڈنگ پینٹ وغیرہ کیلئے محمد شیر علی سے رابطہ کریں۔

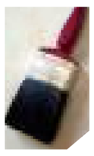

Please contact for quality construction works

Mohammad Sheir Ali : +91 9815108023, +91 9646197386

MOHALLA AHMADIYYA, QADIAN-143516 DT. GURDASPUR, PUNJAB (INDIA)

گردھاری لال، ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان

لوتھرا جیولرز قادیان

LUTHRA JEWELLERS SIGN OF PURITY

Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com

Since 1948

وصایا : منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر:6499میں فقیر محمد ولد خوشی محمد مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن شمس پور ڈاکخانہ شمس پور ضلع فتح گڑھ صاحب صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2.2.11وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک بسوا پلاٹ ایک مکان قیمت اندازاً ۲ لاکھ روپئے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار 2000 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایوب علی خان العبد: فقیر محمد گواہ: شفاعت احمد معلم

مسل نمبر::6570میں ایس سعیدہ زوجہ کے عبداللطیف قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن ماتھوٹم ڈاکخانہ اراکنار ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 11-3-18 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ہار دو عدد 28 گرام قیمت 63000 روپئے۔ کان پٹی ڈیڑھ گرام قیمت 3400 روپئے۔ انگوٹھی ۳ گرام قیمت 6750 روپئے۔ میزان: 73150 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ایم ظفر احمد الامۃ: انیس سعیدہ گواہ: ای کے منصور

مسل نمبر:6913میں طلعت منہاز زوجہ محمد عبدالقیوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹھی دارالسلام ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 13-6-25وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ دو عدد گلے کے ہار۔ ایک جوڑی کان کی بالیوں کے ساتھ 43.35 گرام پانچ جوڑی کان کی بالیاں دو جوڑے سہارے کے ساتھ 6.23 گرام۔ چھ عدد انگوٹھیاں 14.94 گرام دو عدد گلے کے چین 23.96 کل میزان: 112.44 گرام زیور نقری ایک جوڑی جوڑی پازیب اور ایک جوڑی بچھوے 65.83 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سفیر احمد شمیم الامۃ: طلعت منہاز گواہ: محمد عبدالقیوم

مسل نمبر::6914میں سید خورشید احمد ولد سید محمود الحسن مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 53 سال پیدائشی احمدی ساکن خانپور ملکی ڈاکخانہ غازی پور ضلع مونگیر صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25.3.13وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ گھر رہائش 600 اسکوائر فٹ قیمت 60,000 کھاتہ نمبر 73 خسرہ نمبر 417 توجیہ نمبر 67-62 میرا گزارہ آمد از معلمی ماہوار 6300 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ہارون رشید العبد: سید خورشید احمد گواہ: شیخ مسعود احمد

مسل نمبر 6915: میں سید محمد ندیم انوار ولد سید انوار احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.4.12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 4900 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد بٹ العبد: سید محمد ندیم انوار گواہ: ملک محمد مقبول طاہر

مسل نمبر::6916میں فضل محمد سوداگر ولد مجیب محمد سوداگر قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن H.no.3-3-27 ڈاکخانہ یادگیر ضلع رائچور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 26.6.13وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 4000 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد ذکریا انو العبد: فضل محمد سوداگر گواہ: مصور احمد ڈنڈوتی

مسل نمبر 6917میں ثریا سلطانہ زوجہ بشیر الٰہی خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-6-1 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ بالیاں 3.700 گرام ۲۲ کیرٹ انگوٹھی 1.450 گرام ۲۲ کیرٹ قیمت اندازاً 12000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: بشیر الٰہی خان الامۃ: ثریا سلطانہ گواہ: منصور الٰہی خان

مسل نمبر:6918میں انل احمد حبیب ولد حبیب ایم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت پیدائشی احمدی تاریخ پیدائش 31.5.77 ساکن کروناگپلی ڈاکخانہ کروناگپلی ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.10.12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین ۱۱ سینٹ واقع کروناگپلی۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 13000، AED ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالرحیم پی العبد: انل احمد حبیب گواہ: عبدالسلام

مسل نمبر :6919میں پی ناصر ولد پی وی محمد یوسف قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈرائیور عمر 39 سال تاریخ بیعت 1999 ڈاکخانہ کروناگپلی ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13.5.13 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک قطعہ زمین مع مکان چھ سینٹ بمقام کروناگاپلی سروے نمبر 574/18/5 موجودہ قیمت 18 لاکھ روپئے گزارہ۔ یہ جائداد میری اور میری اہلیہ کی مشترکہ ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 10,000 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی عبدالناصر العبد: پی ناصر گواہ: ایس کے شریف الدین

مسل نمبر:6920میں ایس نور جہاں زوجہ اے پی عالی کویا قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 53 سال پیدائشی احمدی ساکن اراکنار ڈاکخانہ ارکنار ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 12-3-8 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ کان پٹی ۲ گرام قیمت 5500 روپئے۔ میرا گزارہ آمد اجیب خرچ ماہوار 300 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس

Love For All Hatred For None
SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.
Employee Background Verification Company, Bangalore
Mob.: 9900077866, Website: www.sparshinfo.co.in
DIRECTOR VALIYUDDIN K
"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

ZUBER ENGINEERING WORK
زبیر احمد شحنہ (الیس اللہ بکاف عبدہ)
Body Building All Types of Welding and Grill Works

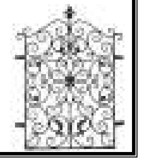
Cell: 09886083030, 09480943021
HK Road- YADGIR-585201
Distt. Gulbarga (KARNATKA)

کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ای کے منصور   الامۃ: ایس نور جہاں   گواہ: بی ایم شوکت علی

مسل نمبر :6021 میں کے ای بشیر احمد ولد کے ای علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ سی سی ایم عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن منچنڈی ڈاکخانہ گورنمنٹ آرٹ کالج ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-4-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 8250 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم ظفر احمد   العبد: کے ای بشیر احمد   گواہ: ای کے منصور

مسل نمبر 6922: میں اے بی خدیجہ الکبریٰ زوجہ اے بی عالی کویا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن ارکنار ڈاکخانہ ارکنار ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 12-3-8 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ بریسلیٹ ۸ گرام قیمت 22000 روپے۔ ہار 8 گرام 22000 روپے۔ انگوٹھی دو گرام قیمت 5500 روپے کل میزان 49500 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ای کے منصور   الامۃ: اے پی خدیجہ الکبریٰ   گواہ: بی ایم شوکل علی

مسل نمبر 6923 میں زہانہ ایم زوجہ انزل سلام قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن ماتھوٹم ڈاکخانہ ارا کنار ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 13-3-1 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ہار ۸ گرام ایک عدد قیمت 20700 کان پٹی ۲ گرام دو عدد قیمت 5175 انگوٹھی ۱۰ گرام ۱۰ عدد قیمت 550000 کل قیمت -/60175 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہوار 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم ظفر احمد   الامۃ: زہانہ ایم   گواہ: ای کے منصور احمد

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۱۶

پورے کرنے کے بعد، اللہ تعالیٰ جو ہمیں حکم دیتا ہے وہ یہ ہے کہ **وبعھد اللہ اوفوا** کہ اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرو۔ اسلام کی ایک اور خوبصورت تعلیم اور خدا تعالیٰ کے ایک اہم حکم کی طرف یہاں توجہ دلائی جارہی ہے کہ تمام احکامات پر عمل انسان کی اخلاقی اور دینی خوبصورتی کے لئے ضروری ہے اور سب سے بڑا عہد جو اللہ تعالیٰ سے ایک مؤمن کا ہے، ایک احمدی کا ہے، وہ عہدِ بیعت ہے۔ اگر اس عہد کی حقیقت کو ہم سمجھ لیں تو خود بخود تمام احکام پر عمل اور نیکیاں کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوجائے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے شرائطِ بیعت میں جو عہد لیا ہے، اُس میں اس طرح جامع طور پر ہمیں پابند کیا ہے کہ اگر ہم انہیں وقتاً فوقتاً دہراتے رہیں تو احمدی معاشرہ تمام برائیوں سے پاک ہوسکتا ہے سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ مختصراً میں یہ بیان کرتا ہوں کہ شرائطِ بیعت میں ہم کیا عہد کرتے ہیں۔

پہلی بات یہ کہ زندگی کے آخری لمحے تک شرک نہیں کرنا اور شرک کی مختلف قسمیں ہیں جن کا بیان ہو چکا ہے پہلے بڑی تفصیل سے، رمضان کے مہینے میں شروع کے خطبات میں۔ پھر یہ کہ جھوٹ، زنا، بدنظری، فسق و فجور، خیانت، بغاوت، فساد سے بچنا ہے۔ ان میں بھی فحشاء کے ضمن میں ان کا بیان ہو چکا ہے۔ اور کبھی ان کو اپنے اوپر غالب نہیں آنے دینا۔ پھر یہ کہ نمازوں کی پابندی، درود اور استغفار پر زور اور باقاعدگی ہو۔ اپنے پر اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرنا اور اس بات پر اُس کی حمد کرنا۔ یہاں آئے ہوئے بہت سارے لوگ جو پاکستان میں حالات کی وجہ سے یہاں آئے ہیں، اُن پر تو اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا احسان کیا ہے۔ آزادی بھی دی اور مالی طور پر بہت بہتر کردیا۔ پس اس بات پر بجائے کسی فخر اور تکبر اور غرور کے اللہ تعالیٰ کی حمد ہونی چاہئے، اُس کے احسانوں کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ کسی کو کسی قسم کی تکلیف نہ دینا۔ پھر خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کا تعلق اور کبھی شکوہ نہ کرنا۔ جب اللہ تعالیٰ انعامات دیتا ہے تو اُس کا شکر گزار ہونا اور اگر بعض امتحانات میں سے گزرنا پڑتا ہے، تب بھی شکوہ نہیں کرنا۔ دنیا کی رسوم سے اپنے آپ کو آزاد کروا کر، ہر قسم کی ہوا و ہوس سے اپنے آپ کو بچا کر اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات پر عمل کرنا۔ تکبر اور لڑائی چھوڑ کر، اور بڑائی چھوڑ کر عاجزی اور انکساری کو اختیار کرنا۔ اسلام کی عزت کو اپنی جان، مال اور اولاد سے بڑھ کر عزیز رکھنا۔ مخلوق کی ہمدردی اور انسانیت کو فائدہ پہنچانے کے لئے اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ کوشش کرنا۔ خدمتِ خلق کا جذبہ یہ بہت زیادہ ہونا چاہئے۔ اور پھر یہ فرمایا کہ آپ سے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے محبت اور آپ کی اطاعت کا غیر معمولی نمونہ قائم کرنا اور کسی چیز کو اس کے مقابلے پر اہمیت نہ دینا۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ پھر ایک اور اہم عہد ہے جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں، جو ہر ملک کا شہری خدا کو گواہ بنا کر یا قرآن کو گواہ بنا کر ملک سے کر رہا ہوتا ہے، یا اگر صرف بعض دفعہ ملک کے بادشاہ کے نام پر عہد لے رہا ہو، تب بھی ایک ایسا عہد ہے، جسے پورا کرنا ضروری ہے۔ جس کو پورا کرنا اور اس کو نبھانا ایک مسلمان پر فرض ہے اور نہ پورا کرنا ایمان کی کمزوری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ اس کی باریکیوں پر بھی احمدیوں کو غور کرنا چاہئے۔

خدا کرے کہ تقویٰ پر چلتے ہوئے ہم خدا تعالیٰ کے احکامات پر بھی عمل کرنے والے ہوں اور اپنے تمام عہدوں کو بھی نبھانے والے ہوں اور اس رمضان میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جو ہم نے کوششیں کی ہیں، اُن پر مستقل مزاجی سے قائم رہنے والے ہوں۔ اللہ کرے کہ ہم میں سے اکثریت ایسی ہو جس نے یہ فائدہ اُٹھایا ہو اور آئندہ اُٹھاتی چلی جائے۔ ☆☆☆

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

10 Years Quality Service 2003-2013 Study Abroad

سٹڈی ابراڈ

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

All Services free of Cost

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

• NAFSA Member Association , USA.

• Certified Agent of the British High Commission

• Trusted Partner of Ireland High Commission

• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

10 Offices Across India

10 Years Quality Service 2003-2013 Study Abroad

Study Abroad

بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD : Naved Saigal
Website : www.prosperoverseas.com
Email : info@prosperoverseas.com
National helpline : 9885560884

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9464066686
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 62 Thursday 29th August 2013 Issue No.35

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar

معاشرے کے ہر طبقہ میں عدل وانصاف کے قیام اور ایفائے عہد کے متعلق قرآن مجید کی حسین تعلیمات بصیرت کا افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 9 راگست 2013 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج کا خطبہ بھی گزشتہ خطبات کے تسلسل میں ہے۔ آج اُن دو اہم باتوں کا ذکر ہوگا جو معاشرے کے حقوق ادا کرنے، معاشرے سے فتنہ و فساد ختم کرنے، معاشرے میں امن وسلامتی پھیلانے، معاشرے میں عدل و انصاف قائم کرنے اور اپنے دلوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے تابع کرنے اور اپنے عہدوں کو پورا کرنے کے بارے میں روشنی ڈالتے ہیں۔ آج اسلام پر اعتراض ہوتے ہیں کہ نعوذ باللہ اس کی تعلیم میں سختی ہے، دہشتگردی اور فتنہ وفساد کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ آج یہ جماعت احمدیہ کا ہی کام ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے مشن کو آگے بڑھاتے ہوئے نہ صرف اسلام پر کئے گئے حملوں کا دفاع کریں، بلکہ دلائل و براہین سے دشمن کا منہ بند بھی کریں۔ سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ آج اُن دو احکامات کے بارے میں کچھ کہوں گا جن کا اُس فہرست میں ذکر ہے جو سورۃ انعام کی آیات 152 اور 153 میں بیان ہوئی ہیں۔ جن کا میں گزشتہ چند خطبوں سے ذکر کر رہا ہوں۔ ان میں سے آج بیان ہونے والی باتوں میں پہلی بات عدل و انصاف سے متعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

واذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربیٰ

اور جب تم کوئی بات کروتو انصاف کی بات کرو۔ چاہے وہ شخص کتنا ہی قریبی ہو جس کے متعلق بات کی جارہی ہے۔

عدل کی مختلف سورتیں ہیں اور اس بارے میں قرآنِ کریم میں مختلف جگہوں پر تفصیلی احکامات بھی ہیں۔ اس گواہی کو جو قریبیوں کے بارے میں دی جانی ہے، اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ مزید کھول کر بیان فرمایا ہے جس میں قریبی ہی نہیں بلکہ خود گواہی دینے والے کو بھی شامل فرمایا ہے۔ اور والدین کو بھی شامل فرمایا ہے۔ سورۃ نساء کی آیت 136 ہے۔

یہاں گواہیوں کے بارے میں ایک اصولی بات بیان ہوئی ہے کہ تمہاری گواہیاں خالصۃً اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کو مدّنظر رکھتے ہوئے ہونی چاہئیں اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کے تابع ہونی چاہئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ حق اور انصاف پر قائم ہو جاؤ۔ اور چاہئے کہ ہر ایک گواہی تمہاری خدا کے لئے ہو۔ پس دنیا میں عدل اور انصاف قائم کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔ اس کے علاوہ کبھی وہ اعلیٰ معیار قائم ہو ہی نہیں سکتا جو دنیا سے نا انصافی اور ذاتی غرضوں کے حصول کو ختم کر سکے۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ سورۃ النساء کی اسی آیت کے آگے پیچھے عائلی معاملات کا ذکر ہے۔

پس وہ لوگ جو خاص طور پر اپنے ناجائز حقوق لینے کی کوشش کرتے ہیں طلاق کی صورت میں، خلع کی صورت میں مرد یا عورت کے عزیز یا رشتہ دار غلط گواہی دے کر بعض ناجائز فائدے اُٹھانے کی کوشش کرتے ہیں، وہ عدل کا خون کر رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح دنیاوی عارضی فائدہ تو اُٹھا لیتے ہیں لیکن آگ کا ٹکڑہ ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ آگ لے رہے ہوتے ہیں جو قیامت کے دن پھر انسان کو بدانجام کی طرف لے جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآنِ کریم میں عدل کے بارے میں بھی تفصیلی احکامات ہیں۔ سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ نے امانتوں کو حق داروں کے سپرد کرنے کی بات بیان فرمائی۔ اس بارے میں کچھ عرصہ پہلے میں ایک تفصیلی خطبہ دے چکا ہوں کہ یہ سال عہدے داران کے انتخاب کا سال ہے۔ اس لئے ذاتی خواہشات کو سامنے رکھتے ہوئے نہیں، خاندانی تعلقات کو سامنے رکھتے ہوئے نہیں، بلکہ انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے، امانت کا حق ادا کرتے ہوئے اپنی نظر میں ایسے عہدے دار منتخب کریں جو اپنے کام سے انصاف کر سکیں۔ بہر حال انتخاب تو ہو گئے۔ بعض جگہ خود منتخب کرنے والوں نے اپنی نظر میں بہتر عہدے داران منتخب کئے۔ بعض جگہ میں نے خود بعض تبدیلیاں کیں یا مشورے دینے والوں کے مشورے نہیں مانے اور اگر کوئی اچھا کام کر رہا تھا تو اُسی کو رہنے دیا۔ ہر ایک کام کرنے کا ایک لیول ہے۔ جب اس تک کوئی انسان پہنچ جاتا ہے، اُس کی صلاحیتیں پہنچ جاتی ہیں تو پھر مزید اُس شعبہ میں ترقی نہیں ہوتی اور ہو سکتا ہے کہ وہی شخص جو ایک جگہ زیادہ بہتر کام نہ کر رہا ہو، دوسری جگہ بہتر کام کر دے۔ اس لئے بھی بعض تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ بعضوں کو بعض تبدیلیاں ناراضگی کی وجہ سے کی گئی ہیں۔ یہ ناراضگی سے زیادہ جماعتی مفاد کو دیکھا گیا ہے۔ جہاں میں نے سمجھا کہ جماعتی مفاد اس میں ہے، تبدیلیاں کی جائیں، وہاں انصاف کا تقاضا یہی تھا کہ ایسے شعبوں میں تبدیلیاں کی جائیں۔ دلوں کا حال تو خدا تعالیٰ جانتا ہے۔ ہم تو مشورے اور فیصلے ظاہری حالت کے مطابق ہی کرتے ہیں یا کر سکتے ہیں۔ لیکن بعض مقامی جماعتوں میں، بعض ممالک میں ابھی بھی ذاتی پسند اور قرابت داری کو ترجیح دیتے ہوئے عہدے دار منتخب کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو عقل دے اور رحم فرمائے اُن پر بھی، جو ذاتی ترجیحات کو انصاف پر مقدم سمجھتے ہیں۔ بہر حال یہ انتخاب تو ہو گئے، اب جو عہدے دار منتخب ہوئے ہیں اُن کا فرض بنتا ہے کہ اپنی کمزوریوں کو خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہوئے اُس سے مغفرت اور مدد کے طالب ہوں اور انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں نبھائیں۔ عہدہ بھی ایک خدمت ہے، اللہ تعالیٰ کا ایک فضل ہے، ایک انعام ہے۔ اُس کی قدر کرنی چاہئے۔ احبابِ جماعت سے سلوک میں، اُن کے معاملات کو حل کرنے میں، اُن کی تربیت پر توجہ دینے میں جماعت کے مقاصد کے حصول کے لئے پروگرام بنانے میں، ان سب باتوں میں انصاف سے کام لیں اور محنت کریں۔ محنت سے کام کرنے کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ تحکموا بالعدل۔ کہ انصاف سے حکومت کرو، اس کے تقاضے تبھی پورے ہوں گے جب اپنی تمام تر استعدادوں اور صلاحیتوں کے ساتھ دین کی خدمت کا جو کام ملا ہے، اُسے سرانجام دیں گے۔ اس میں ہر عہدے دار شامل ہے۔ مقامی سطح پر بھی اور نیشنل لیول پر بھی ان باتوں کا اُسے خیال کرنا چاہئے۔ جماعت کا مفاد ہر ذاتی مفاد سے بالا ہونا چاہئے، اُس پر حاوی ہونا چاہئے، ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ گہری نظر رکھتا ہے۔ ہمارے ایک ایک پل کا عمل اور ایک ایک پل کا جو بھی عمل ہے، اُس کے علم میں ہے اور وہ شمار ہو رہا ہے۔ پس خدمتِ دین کا جو موقع ملا ہے، اُسے فضلِ الٰہی سمجھ کر بجالانے کی کوشش اب ہر منتخب یا مقرر کئے جانے والے عہدے دار کو کرنی چاہئے۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ گھریلو ماحول، کاروباری معاملات، عہدے داروں کے معاملات میں انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے بعد مزید انصاف قائم کرنے کے لئے اسلام کیا حکم دیتا ہے؟ تو ہمیں ایک ایسا حکم نظر آتا ہے جو معاشرے بلکہ پوری دنیا میں انصاف اور امن قائم کرنے کی ضمانت ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ مائدہ کی آیت 9 میں فرماتا ہے کہ

یایھا الذین اٰمنوا کونوا قوّٰمین للہ شھداء بالقسط ولا یجرمنکم شناٰن قومٍ علیٰ الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقوٰی واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

دیکھیں دنیا سے فتنہ وفساد ختم کرنے کی یہ کتنی خوبصورت تعلیم ہے۔ اسلام پر اعتراض کرنے والے نہ اپنی دنیاوی تعلیم میں، قوانین میں، اور نہ ہی کسی دینی تعلیم میں ایسی خوبصورت تعلیم کی مثال پیش کر سکتے ہیں۔

پس یہ وہ معیار ہے جس کے حصول کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ عدل اور انصاف کے تقاضے

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان